# شمائلِ ترمذی مترجم

علامہ محمد صدیق ہزاروی

پروگریسو بکس
۴۰-بی، اردو بازار، لاہور
فون: ۷۳۵۲۷۹۵

Marfat.com

Marfat.com

# شمائلِ ترمذی مترجم

علامہ محمد صدیق ہزاروی

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ۰ لاہور
042-7352795 - 7124354
پروگریسو بکس

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

85023

نام کتاب : شمائل ترمذی

مترجم : مولانا صدیق ہزاروی

تعداد : 1100

ناشر : چوہدری غلام رسول
میاں جواد رسول

طباعت : زاہد بشیر

قیمت : روپے

ملنے کے پتے

پروگریسو بکس فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو ۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-8452688

پروگریسو بکس یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 7352795-7124354

Marfat.com

# فہرست



| باب نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| | مقدمہ | ۵ |
| | پیش لفظ | ۷ |
| ۱ | حلیہ شریف | ۱۵ |
| ۲ | مہر نبوت | ۲۵ |
| ۳ | موئے مبارک | ۳۱ |
| ۴ | کنگھی کرنا | ۳۳ |
| ۵ | موئے مبارک | ۳۵ |
| ۶ | خضاب | ۳۸ |
| ۷ | سُرمہ لگانا | ۴۰ |
| ۸ | لباس مبارک | ۴۱ |
| ۹ | آپ کی معیشت | ۴۶ |
| ۱۰ | موزہ مبارک | ۴۷ |
| ۱۱ | نعلین مبارک | ۴۸ |
| ۱۲ | انگوٹھی مبارک | ۵۲ |
| ۱۳ | دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا | ۵۴ |
| ۱۴ | تلوار مبارک | ۵۷ |
| ۱۵ | زرہ مبارک | ۵۹ |
| ۱۶ | خود مبارک | ۶۰ |
| ۱۷ | دستار مبارک | ۶۱ |
| ۱۸ | تہبند مبارک | ۶۲ |
| ۱۹ | رفتار مبارک | ۶۴ |
| ۲۰ | رومال مبارک | ۶۵ |
| ۲۱ | نشست مبارک | ۶۶ |
| ۲۲ | تکیہ مبارک | ۶۷ |
| ۲۳ | تکیہ مبارک لگانا | ۶۹ |
| ۲۴ | طعام مبارک | ۷۰ |
| ۲۵ | روٹی مبارک | ۷۱ |
| ۲۶ | سالن مبارک | ۷۴ |
| ۲۷ | کھانے وقت وضو | ۸۹ |
| ۲۸ | کھانے سے قبل اور بعد کے کلمات | ۹۰ |



Marfat.com

| باب نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۹ | پیالہ مبارک | ۹۳ |
| ۳۰ | پھل کا استعمال | ۹۴ |
| ۳۱ | مشروبات مبارکہ | ۹۶ |
| ۳۲ | پانی کا استعمال | ۹۸ |
| ۳۳ | خوشبو مبارک | ۱۰۱ |
| ۳۴ | کلام مبارک | ۱۰۳ |
| ۳۵ | تبسم مبارک | ۱۰۶ |
| ۳۶ | خوش طبعی | ۱۱۲ |
| ۳۷ | شعر گوئی | ۱۱۶ |
| ۳۸ | قصہ گوئی | ۱۲۰ |
| ۳۹ | آرام فرمانا | ۱۲۷ |
| ۴۰ | عبادت | ۱۳۰ |
| ۴۱ | نماز چاشت | ۱۴۲ |
| ۴۲ | گھر میں نفل | ۱۴۶ |
| ۴۳ | روزہ مبارک | ۱۴۷ |
| ۴۴ | قرأت مبارک | ۱۵۵ |
| ۴۵ | گریہ مبارک | ۱۵۸ |
| ۴۶ | بستر مبارک | ۱۶۲ |
| ۴۷ | انکسار مبارک | ۱۶۴ |
| ۴۸ | اخلاق حسنہ | ۱۷۵ |
| ۴۹ | حیا مبارک | ۱۸۵ |
| ۵۰ | سنگی لگوانا | ۱۸۵ |
| ۵۱ | اسماء مبارکہ | ۱۸۸ |
| ۵۲ | گزر اوقات | ۱۸۹ |
| ۵۳ | عمر مبارک | ۱۹۹ |
| ۵۴ | وصال مبارک | ۲۰۱ |
| ۵۵ | وراثت | ۲۱۲ |
| ۵۶ | خواب میں زیارت | ۲۱۶ |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم وہ دولت ہے جسے حاصل کرنے والا صحیح معنوں میں خوش بخت ہے اور اُسے حاصل نہ کرنے والا حقیقی محروم ہے، آج تک تعلیم و تعلم کا اہم ترین ذریعہ کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی راہنمائی کے لیے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اور اہل علم ہمیشہ اپنے نظریات افکار اور تجربات، آنے والی نسلوں تک پہنچانے کے لیے تحریر ایسا مؤثر ترین ذریعہ ابلاغ اختیار کرتے رہے ہیں۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ قوم مسلم کتاب کی اہمیت اور افادیت سے ناآشنا ہے اور اس کی حفاظت سے بے تعلق۔ جبکہ غیر مسلم قومیں ہر سال گراں قدر رقوم کتابوں کے حصول اور ان کی حفاظت پر خرچ کرتی ہیں، عالمِ اسلام کے مصنفین کی تصانیف کے مخطوطے روس، امریکہ، جرمنی اور برطانیہ کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں، یہ تو بہت دور کی بات ہے کہ ہماری لائبریریوں میں اُن کی فوٹو کاپیاں ہی محفوظ کی جائیں، ہمیں تو اس اسلامی اثاثے کی زیارت تک سے دلچسپی نہیں، جس قوم کی زبوں حالی اس حد تک پہنچ چکی ہو وہ کامیابی کے زینے کبھی طے نہیں کر سکتی۔

یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ ہدایت اور اصلاح کے لیے صرف کتاب ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایک ایسا کامل نمونہ بھی سامنے ہونا ضروری ہے جو ایک ایک ہدایت کا عملی پیکر ہو اور اس کی شخصیت میں اتنی کشش ہو کہ ہر دیکھنے والا چاہے یا نہ چاہے اس کی سیرت کے سانچے میں ڈھل جائے۔ اس کی ایک ایک ادا کو دل و جان سے اپنا لے، اور اس کی یہ حالت ہو جائے کہ اُسے دیکھنے والا پہلی نظر میں جان لے کہ اس کے قلب و نظر کا رابطہ کسی ہستی سے ہے۔

Marfat.com

اس میں شک نہیں کہ ترقی کے ہر طلب گار کا کوئی نہ کوئی آئیڈیل ضرور ہوتا ہے، اور یہ حقیقت بھی شک وشبہ سے بالا ہے کہ سب سے عظیم آئیڈیل اور کامل ترین نمونہ، اللہ تعالیٰ کے حبیب اور سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے، خالق کائنات کا فرمان ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب، ۲۱)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین راہنمائی ہے۔

یہی وہ ذاتِ کریم ہے جس کے قدم بقدم چلنے میں کامیابی کی ضمانت ہے، صرف کامیابی ہی نہیں بلکہ آپ کے پیروکار کے لیے معراج ترقی کی نوید ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

(آل عمران: ۳۱)

"اے حبیب! تم فرما دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے قدم بقدم چلو اللہ تعالےٰ تمہیں محبوب بنا لے گا۔

ہماری قسمت کہ ہم آپ کی حیات ظاہرہ کے زمانے میں نہ تھے، محدثین اور سیرت نگار علماء کو دعائیں دیجیے کہ انہوں نے اپنی تصانیف میں محبوب رب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال وکمال خصائل و شمائل اور سیرت وکردار کے بیان کا اپنی استطاعت کے مطابق اہتمام کیا ہے تاکہ طالبان جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا تصور اپنے دل ودماغ میں نقش کرلیں اور اپنے آپ کو آپکی سیرت طیبہ کے قالب میں ڈھال کر دنیا وآخرت کی کامرانی اور سرخروئی حاصل کر سکیں۔

اس مقدس موضوع پر کتنے خوش قسمت حضرات نے خامہ فرسائی کی ہے؟ ان کا احاطہ آسان کام نہیں ہے، البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ امام المحدثین امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف مبارک شمائل ترمذی اس موضوع پر اہم ترین تصنیف اور بنیادی ماخذ ہے، مقام مسرت ہے کہ ادارہ پروگریسو بکس اردو بازار لاہور اس بابرکت کتاب کا اردو ترجمہ شائع کر رہا ہے اور ترجمہ کی سعادت مولانا محمد صدیق ہزاروی نے حاصل کی۔

۱۴ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ
۱۹ نومبر ۱۹۸۶ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالق کائنات نے مخلوق کی ہدایت کے لیے سلسلہ نبوت جاری فرمایا اس سلسلہ کی پہلی کڑی حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جبکہ ختم رسالت کے لیے آقائے دوجہاں نبی اکرم رسول معظم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کیا گیا۔

چونکہ آپ پر سلسلۂ نبوت ختم کیا گیا اس لیے پوری کائنات کے لیے تا قیامت آپ کی نبوت و رسالت کو جاری فرمایا گیا جیسا کہ قرآن پاک میں خالق ارض و سمٰوٰت نے ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا

"اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔"[1]

اور خود محبوب رب کائنات نے اس رسالت کے عموم کو ان الفاظ مبارکہ میں بیان فرمایا اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً "مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔"

چونکہ آپ ختم نبوت کے تاجدار اور کائنات عالم کے رسول کی حیثیت سے تشریف لائے اس لیے پوری ملت پر لازم کر دیا گیا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں، آپ سے محبت کریں اور آپ کی تعظیم و توقیر بجا لائیں جس کا اظہار آخری ضابطہ حیات قرآن پاک

---

[1] ترجمہ امام احمد رضا خاں بریلوی، مولانا "کنز الایمان"، پ ۲۲ ع ۹۔

ہیں اس طرح کیا گیا ہے :۔

"آپ فرما دیجیے اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری عورتیں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے مکانات، اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

(پ ۱۰ سورہ توبہ ع ۳)

اور فرمایا :۔

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان کے حضور چلا کر بات نہ کرو جس طرح ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر ہی نہ ہو۔"

(سورت حجرات رکوع ۱)

---

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہر وقت آپ کا ذکر کیا جائے۔ کیونکہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اور محبوب کے ذکر سے رکنا نقص محبت بلکہ عدم محبت کی دلیل ہے اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا لازمہ یہ بھی ہے کہ آپ کی اطاعت و اتباع بھی کی جائے۔

آپ کی اتباع محبوب خدا بننے کا واسطہ و ذریعہ ہے اور آپ کی اطاعت بھی قرب خداوندی کا ایک زینہ ہے اور یہی وہ ذات ہے جن کی اطاعت کو اطاعت خداوندی اور جن کی نافرمانی کو خالق کی نافرمانی قرار دیا گیا۔

Marfat.com

نبی اکرم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کو پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا گیا۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اس لیے اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذکر پاک کو محفوظ فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اُمتِ مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ انہوں نے جس خلقِ جمیل اور خلقِ عظیم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا شب و روز اس سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے اسے اپنی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ ایک ایک بات کو محفوظ رکھا اور آنے والے مسلمانوں کو اس سعادت مندی سے حصہ عطا کیا۔

---

محدثین کرام کس قدر لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے صورت و سیرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انمول موتیوں کو یکجا کرنے کے لیے اپنی حیات مستعار کو وقف کیا۔ دور دراز کے سفر کیے اس عظیم مقصد کے لیے تکالیف و مصائب کو سعادت سمجھ کر خندہ پیشانی سے قبول کیا، راویان حدیث کو اچھی طرح پرکھا اور تحقیق و تفتیش کے بعد کتب احادیث میں ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی اور احکام کا پورا نقشہ پیش کردیا۔ امت مسلمہ ان حضرات کا جس قدر شکریہ ادا کرے کم ہے۔

---

احادیث مبارکہ کا وہ حصہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت جان افزا اور آپ کے معمولاتِ مقدسہ سے تعلق رکھتا ہے اس کو مختلف مقامات سے تلاش و جستجو کے ذریعے یکجا کرکے غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی جان سے بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا پورا نقشہ پیش کرکے حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذی نے جو احسانِ عظیم کیا ہے اسے امت مسلمہ کسی صورت میں نہیں بھول سکتی آپ کے اس مجموعہ "شمائل نبویہ" کو پڑھنے والا مسلمان یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ اپنی

Marfat.com

ان گنہگار آنکھوں سے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہو۔

---

بے مثال حافظہ کے مالک، نہایت عابد و زاہد اور یگانہ روزگار محدث امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے حصول علم کے لیے آپ نے خراسان، عراق اور حجاز کے متعدد شہروں کا سفر کیا اور اپنے وقت کے بہترین افاضل، علوم حدیث کے ماہرین اور جید اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، ساری عمر علوم اسلامیہ بالخصوص علم حدیث کی خدمت میں صرف کرنے کے بعد یہ عظیم محدث ۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو مقام ترمذ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی تالیف جامع صحیح (ترمذی شریف) صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے ترتیب صحاح کے لحاظ سے اگرچہ نسائی وابوداؤد کے بعد آتی ہے لیکن اس کو اپنی جودت، ترتیب، بیان مذاہب، افادیت اور جامعیت کی وجہ سے جو شہرت و مقبولیت حاصل ہے اس کے سبب اس کو عام طور پر بخاری اور مسلم کے بعد شمار کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں دو ایسی روائتیں ذکر کی ہیں جن کا امام بخاری علیہ الرحمہ نے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کیا۔

شیخ ابو اسمٰعیل ہروی کہتے ہیں:-

"میرے نزدیک ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب بخاری و مسلم کی کتابوں سے زیادہ مفید ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے علوم حدیث کے ماہرین کے سوا کوئی دوسرا شخص استفادہ نہیں کر سکتا بخلاف صحیح ترمذی کے کیونکہ یہ کتاب فقہاء و محدثین اور عام علماء

Marfat.com

کے لیے یکساں مفید ہے۔"

صحیح ترمذی کی بے شمار خصوصیات میں سے چند یہ ہیں :۔

امام ترمذی اپنی صحیح میں حدیث ذکر کرنے کے بعد ائمہ مذاہب کے اقوال اور ان کا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں یہ التزام کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان احادیث کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں البتہ دو حدیثیں ایسی ذکر کی ہیں جن کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں۔

جب ایک حدیث کئی صحابہ سے مروی ہو تو جس صحابی سے اس حدیث کی روایت مشہور ہو، امام ترمذی اس صحابی کی روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی مکمل سند بیان کرنے کے بعد انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع کا بیان کر دیتے ہیں کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے، حسن ہے یا ضعیف[۱]۔

اور ایک بڑی خصوصیت "شمائل ترمذی" ہے جس میں آپ نے شمائل نبویہ کو ایک جگہ جمع فرمایا ہے۔

---

شمائل ترمذی کی کئی شروح اور تراجم عربی اور اردو میں لکھے گئے جن میں اردو تراجم و شروح درج ذیل ہیں :۔

۱۔ بابا قادری سید، سراج النبوۃ (قلمی) سنٹرل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد، دکن

۲۔ جلال الدین احمد : شمائل محمدیہ، مطبوعہ بمبئی۔

۳۔ عبدالشکور لکھنوی، مولانا : ترجمہ شمائل ترمذی، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء۔

۴۔ قیام الدین احمد : شمائل محمدیہ، کتب خانہ مدراس ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء

---

[۱] غلام رسول سعیدی، علامہ : تذکرۃ المحدثین ص ۲۳۹ تا ۲۴۹۔

Marfat.com

۵۔ کرامت علی صدیقی جونپوری، مولانا: انوار محمدی ترجمہ شمائل ترمذی مطبوعہ میرٹھ

۶۔ کفایت علی کافی،[1] مولانا: بہارِ خلد (ترجمہ شمائل ترمذی منظوم) قلمی ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء

۷۔ محمد ذکریا سہارنپوری، مولوی: خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی مطبوعہ دہلی ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء

۸۔ محمد امیر شاہ قادری، مولانا، انوار غوثیہ شرح شمائل نبویہ مطبوعہ[2] پشاور ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء

---

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں بعض علماء اہل سنت کی حج بیت اللہ شریف اور زیارت گنبد خضریٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بخیریت واپسی پر ایک استقبالیے کا انتظام کیا گیا اس محفل میں اسلامی کتب کی تالیف، تراجم اور اشاعت کے سلسلہ میں غور و خوض کیا گیا۔

چنانچہ دیگر منصوبوں کے علاوہ "شمائل ترمذی" کے ترجمہ کے بارے میں فیصلہ کیا گیا جس کا مقصد یہ تھا کہ شرح سے قطع نظر صرف ترجمہ سے کم حجم اور ارزاں ہدیہ پر قارئین کو کتاب مہیا ہو سکے جس سے کثیر التعداد مسلمان استفادہ کر سکیں گے چنانچہ یہ اہم ذمہ داری اس ناچیز کو سونپی گئی۔

اپنی علمی بے بضاعتی کو جاننے کے باوجود محض اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے میں نے اس گراں ذمہ داری کو قبول کیا

---

[1] فاضل جلیل مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے انقلاب ۱۸۵۷ کے دوران دہلی اور دیگر مقامات پر مجاہدین آزادی کی کمان کی اور بالآخر ۳۰ اپریل ۱۸۵۸ کو چوک مراد آباد میں ان کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ مجدد مائۃ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ، مولانا کافی سے بہت متاثر تھے چنانچہ حدائق بخشش (حصہ سوم) میں مولانا کافی کو نعت گو شعراء کا بادشاہ اور خود کو وزیر اعظم کہا ہے، ان تاثرات سے مولانا کافی کے عشق رسول اور تبحر علمی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے (محمد مسعود احمد پروفیسر، مقدمہ انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی از مولانا سید امیر شاہ صاحب ص۷۔

[2] محمد مسعود احمد پروفیسر مقدمہ انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی ص ۷۔

Marfat.com

اور کام شروع کردیا۔ الحمد للہ بائیس دنوں میں ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا۔

مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ کے مطابق ان اکابر و احباب کا شکریہ ادا کرنا لازمی ہے جن کی طرف سے حوصلہ افزائی اور تعاون سے بندہ نے ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

استاذ محترم استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی دامت برکاتہم نے سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

مخدوم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ کتب کی فراہمی میں ممد و معاون ہوئے۔

استاذ محترم حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری نے نظر ثانی اور اصلاح کے ذریعے تعاون فرمایا، مولانا محمد منشا تابش قصوری نے پروف ریڈنگ جناب محمد نعیم صاحب کیلانی نے کتابت اور محترم جناب میاں بدر الدین صاحب سجادہ نشین حضرت داتا صاحب لاہور نے طباعت کے ذریعے جو تعاون فرمایا بندہ ان گرامی قدر حضرات کا ممنون ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ان تمام حضرات کا تعاون شامل نہ ہوتا تو ممکن ہے یہ کام پایۂ تکمیل کو نہ پہنچتا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## ب حلیہ شریف

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے (بلکہ میانہ قد، لمبائی کی طرف مائل تھے) اور آپ نہ تو بہت سفید[1] تھے اور نہ ہی زیادہ گندم گوں، آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور

---

[1] زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور زیادہ گندم گوں جو مائل بہ سیاہی ہو، خوبصورتی نہیں ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے۔ (مترجم)

Marfat.com

فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

نہ بالکل سید ھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم دیا (اعلان کے بعد) آپ دس سال تک مکہ مکرمہ میں رہے اور پھر دس سال تک مدینہ طیبہ میں رہے، ۶۰ سال کی عمر میں آپکا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے[۱]۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَّلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے تھے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے، آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سید ھے، آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف جھک کر چلتے۔

عَنْ اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابواسحق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم

---

[۱] اصح روایات کے مطابق آپکی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے غالباً عربوں کے رواج کے مطابق کسر کو ترک کر کے صرف ۶۰ سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمع الوسائل شرح شمائل ج ۱) یونہی مکہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَّرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد تھے اور آپ کے دونوں کندھوں درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے، آپ پر سرخ (دھاری دار) چادر تھی میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا، آپ نہ تو چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّاْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی پست قد، آپکی ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پُر تھے سر مبارک اور کاندھوں کے جوڑ بھاری اور مضبوط تھے اور سینہ مبارک سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک (باریک اور لمبی) لکیر تھی

Marfat.com

تَكَفُّأً تَكَفُّأً كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکاؤ ہوتا گویا بلندی سے نشیب میں اتر رہے ہیں میں نے نہ تو آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِّنْ وُّلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَّلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِفِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آپ نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد کے تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ بل دار سیدھے تھے۔ آپ کا جسم گوشت سے پُر نہیں تھا بلکہ (چہرہ مبارک میں) کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں خوب سیاہ سرمگیں اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں، جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی، عام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔

Marfat.com

اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ
الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى
تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ
صَبَبٍ وَّاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ
مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ
النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ
اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَّاَصْدَقُ
النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ
عَرِيْكَةً وَّاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً
مَنْ رَّاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ
وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً
اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ
قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے
جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں
اُٹھاتے گویا بلندی سے اُتر رہے ہیں
جب آپ کسی کی طرف دیکھتے تو پوری
طرح دیکھتے آپ کے کندھوں کے
درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری
نبی ہیں۔ آپ دل کے بڑے سخی، زبان
کے نہایت سچے، نہایت نرم طبیعت
اور شریف ترین گھرانے والے تھے
جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری
ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا
محبت کرتا، آپ کی تعریف کرنے والا کہتا
کہ میں نے نہ آپ سے پہلے آپ جیسا
دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
سَاَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ
اَبِيْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا
عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِيْ
اَنْ يَّصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند
بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے حلیہ مبارکہ کے زیادہ واصف تھے
آپ کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں
سوال کیا اور میری خواہش تھی کہ وہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

Marfat.com

اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُّدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَّعْلُوْهُ يَحْسِبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَأَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهٗ

مجھ سے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیشان معزز تھے آپ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ نہایت متناسب قدر رکھتے تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے، اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ خود نہ نکالتے جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے، آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے، ابرو مبارک خم دار، باریک گھنے اور جدا جدا تھے، ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو جلال کے وقت سرخ ہو جاتی، آپ کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا، غور سے دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے، دہن مبارک کشادہ تھا اور

جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَآءِ
الْفِضَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ
بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَآءُ
الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضُ
الصَّدْرِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ
مَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ
اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلُ
مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ
بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَادِيْ
الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا
سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ
وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ الصَّدْرِ
طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ
الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ
وَالْقَدَمَيْنِ شَائِلَ الْاَطْرَافِ
اَوْ قَالَ سَآئِلَ الْاَطْرَافِ
خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ
مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ
عَنْهُمَا الْمَآءُ اِذَا زَالَ
زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا
وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ

دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے اور ناف
کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی، آپ
کی گردن گویا مورت کی گردن تھی، چاندی کی
طرح صاف، آپ کے اعضاء متناسب
پُر گوشت اور کسے ہوئے تھے، پیٹ
مبارک اور سینہ ہموار تھا اور کشادہ اور
دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا،
مضبوط جوڑوں والے تھے، بدن کا کھلا
رہنے والا حصہ بھی روشن تھا، سینہ
سے ناف تک بالوں نے ایک باریک
خط بنایا ہوا تھا، اس لکیر کے سوا دونوں
چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے
البتہ دونوں کلائیوں، کندھوں اور سینہ
کے بالائی حصہ پر قدرے بال تھے
کلائیاں دراز اور ہتھیلی فراخ تھی،
ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے، ہاتھوں
اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر
لمبی تھیں، پاؤں کے تلوے قدرے
گہرے تھے، قدم ہموار تھے اور ان
پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ جب چلتے
تو قوت سے چلتے وقار سے پاؤں

Marfat.com

الْمِشْيَةِ إِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ إِلَى السَّمَآءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ أَصْحَابَهٗ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ۔

اٹھاتے اور پرسکون کشادہ قدم چلتے جب چلتے (تو یوں معلوم ہوتا) گویا بلندی سے اتر رہے ہیں، جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے، آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ نظر رکھتے۔ آپ کا زیادہ تر دیکھنا آنکھ کے کنارے سے ہوتا تھا، صحابہ کرام کو پہلے روانہ فرماتے پھر آپ تشریف لاتے اور جب کسی سے ملتے تو پہلے سلام کرتے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں (دھاری دار)

85023

Marfat.com

وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ ۔

سرخ قیمتی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ میرے نزدیک یقیناً چاند سے زیادہ حسین تھے۔

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ ۔

حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا چاندی ڈھالی گئی ہو اور آپ کے بال کسی قدر سیدھے گھنگریالے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیائے کرام دکھلائے گئے، جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ درمیانہ قد قبیلہ شنوءہ

Marfat.com

عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ الْكَرِيْمَةَ وَرَاَيْتُ جِبْرِئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)

کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے اور میں نے حضرت عیسٰی بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے، میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) سے زیادہ مشابہ تھے اور میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے۔

عَنْ سَعِيْدِنِ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ رَاٰهُ غَيْرِيْ قُلْتُ صِفْهُ لِيْ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر دوسرا کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو، میں نے (سعید جریری نے) کہا مجھ سے حضور صلی اللہ

Marfat.com

مَلِيْحًا مُّقَصَّدًا ۔

علیہ وسلم کی صفت بیان کیجیے تو انہوں نے فرمایا آپ سفید رنگ خوبصورت اور درمیانے قد کے تھے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُأِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت مبارک کشادہ تھے، جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِىْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

## باب۲ مہر نبوت

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِىْ خَالَتِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اِنَّ ابْنَ اُخْتِىْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسِىْ وَدَعَا لِىْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ

حضرت جعد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں، میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید) میری خالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم، (یہ) میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا

Marfat.com

وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

پانی پیا، پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی، وہ (مہر نبوت) مسہری کے تکمے (بٹن) کی مثل تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ غدود دیکھی۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ رُمَيْثَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشَاءُ اَنْ اُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهٖ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ اِهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی دادی حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (رمیثہ نے) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا دراں حالیکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے دیتی) آپ نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا (جس دن ان کا انتقال ہوا)

Marfat.com

ان (حضرت سعد) کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آگیا (یعنی خوشی سے جھوم اُٹھا)

* * *

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِّنْ وُّلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں جب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے (پھر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ اُدْنُ مِنِّي فَامْسَحْ ظَهْرِي فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید! میرے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں ہیں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے؟ تو فرمایا کچھ اکٹھے بال تھے۔

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَآءَ
سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَآئِدَةٍ
عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا
بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ
صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى
اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا
فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ
فَرَفَعَهَا فَجَآءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ
فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ
فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَّكَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد مکرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک خوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھا لو، ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے راوی کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی نے خوان اٹھالیا، دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) پھر حضرت سلمان فارسی

Marfat.com

ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى
ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَ
كَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكَذَا وَبِكَذَا دِرْهَمًا
عَلَى أَنْ يَّغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا
فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً
غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا
وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا شَانُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ
فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا غَرَسْتُهَا
فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا
فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا۔

رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خریدا کہ آپ ان کے (یہودیوں کے) لیے کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھل دار ہونے تک حفاظت کریں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے، صرف ایک درخت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے لگایا اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر آپ نے وہ درخت اکھیڑ دیا اور (دوبارہ) خود لگایا تو وہ اسی سال پھل دار ہو گیا۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَھْرِہٖ بُضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ۔

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ھٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَھْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَھَا خِیْلَانٌ کَاَنَّھَا ثَاٰلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی، میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گرد تل ہوں گویا کہ وہ مسے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے فرمایا اور تجھے بھی، صحابہ کرام نے فرمایا

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَ لَکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ الْاٰیۃ۔

(اے عبداللہ بن سرجس) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی آپ نے فرمایا ہاں! اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اور اپنے خاصوں اور (عام) مومن مردوں اور عورتوں کے گناہوں کے لیے بخشش مانگیں۔

## ۳ ب
## موئے مبارک

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَیْہِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ۔ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَّکَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّۃِ وَ دُوْنَ الْوَفْرَۃِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے (درمیان میں پردہ ہوتا تھا) اور آپ کے بال مبارک کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

Marfat.com

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَّلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے (تو میں نے دیکھا) کہ آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ۔

کانوں کے درمیان تک تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرِقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتٰبِ يَسْدُلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا يُؤْمَرُ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے (کیونکہ) مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہلِ کتاب کے موافق کام کرتے تھے جن میں کوئی (مستقل) حکم نازل نہ ہوتا بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم دیکھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

## باب ۴
## کنگھی کرنا

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَاْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے تیل لگاتے اور ڈاڑھی مبارک میں کنگھی کیا کرتے تھے اور اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک (چھوٹا سا) رومال رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ اِنْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت فرمانے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

Marfat.com

وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا۔

صحابہ رسول میں سے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی فرمایا کرتے تھے۔

## ۵ ب

## مُوئے مبارک

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ کے بال، خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہ تھے، صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کیے۔

Marfat.com

اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُءِيَ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ (سفیدی) نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ) قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور تکویر (کی تلاوت)

Marfat.com

نے بوڑھا کر دیا ہے۔

٭ ٭ ٭

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ) نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَ اَخَوَاتُهَا۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (کیا وجہ ہے کہ) ہم آپ میں بڑھاپے کے آثار دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاُرِیْتُهٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُهٗ هٰذَا نَبِیُّ اللّٰهِ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَشَیْبُهٗ اَحْمَرُ۔

حضرت ابورمثہ تیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں کہ میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، آپ پر (اس وقت) دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَ كَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَكُنْ فِیْ رَاْسِ

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِيْ مَفْرَقِ رَاْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنَ۔

سفید نہھے، جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ٦
## خضاب

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّيْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا؟ فَقُلْتُ نَعَمْ اِشْهَدْ بِهٖ قَالَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُ الشَّيْبَ اَحْمَرَ۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تیرا بیٹا یہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ گواہ رہیں، آپ نے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں (یعنی عربوں کی جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں بیٹا نہیں پکڑا جائیگا)، راوی نے کہا کہ میں نے آپ پر سرخ بڑھاپا دیکھا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللّٰہُ عَنْہُ ھَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا ہاں، (کبھی کبھار آپ سر میں درد کی وجہ سے مہندی لگاتے جس کو یہاں خضاب سے تعبیر کیا گیا)

عَنِ الْجِھْذَمَۃِ امْرَاَۃِ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ اَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ یَنْفُضُ رَاْسَہٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِہٖ رَدْغٌ اَوْ قَالَ رَدْعٌ مِّنْ حِنَّآءٍ شَکَّ فِیْ ھٰذَا الشَّیْخُ۔

بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہذمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانہ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور (آپ) سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا، اس میں (راوی کے) استاد کو شک ہوا۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ قَالَ رَاَیْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے، حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا

Marfat.com

مَخْضُوْبًا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اکْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَةٌ یَکْتَحِلُ مِنْهَا کُلَّ لَیْلَةٍ ثَلٰثَةً فِیْ هٰذِہٖ وَثَلَاثَةً فِیْ هٰذِہٖ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ وَّقَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَةٌ یَکْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ۔

بال مبارک دیکھا

## باب

## سُرمہ لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری میں سرمہ لگاتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔

Marfat.com

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ، سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

## باب ۸

## لباس مبارک

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے

Marfat.com

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقَمِیْصُ۔

زیادہ پسند لباس قمیص (کرتہ) تھی۔

وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْقَمِیْصُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے، قمیص تھی۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ کُمُّ قَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الرُّسْغِ۔

حضرت اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کی آستین کلائی تک تھی۔

عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِنْ مُّزَیْنَۃَ لِنُبَایِعَہٗ وَاِنَّ قَمِیْصَہٗ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِیْصِہٖ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ جَیْبِ قَمِیْصِہٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ۔

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا کہ قمیص کا بٹن کھلا تھا، فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

Marfat.com

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا، پھر آپ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً أَوْ قَمِيْصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ أَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی، کرتہ یا چادر، پھر فرماتے اے اللہ! اس کپڑے کے پہنانے پر تیری ثنا کرتا ہوں میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ

Marfat.com

اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ ۔

زرین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی منقش چادریں تھیں،

عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ
عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ
حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى
بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ
اُرَاهَا حِبَرَةً ۔

حضرت عون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں (حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا، آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا کہ میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں، حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا
رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ
اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ
لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِّنْ مَنْكِبَيْهِ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دھاری دار سرخ جوڑے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے قریب تک پہنچتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ
بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ ۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں۔

Marfat.com

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَنَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ اس حدیث میں مزید لمبا واقعہ موجود ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبِسْهَا أَحْيَاءُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ یہ بہترین کپڑے ہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی انہیں میں کفن پہناؤ کیونکہ یہ کپڑے زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ
مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ
ابْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً
ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ
عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ
كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا
فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْهُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ
رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ
مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف
لے گئے اس حال میں کہ آپ پر سیاہ
بالوں والا ایک کمبل تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے
والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں، انہوں نے (حضرت
مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

## باب ۹
## آپ کی معیشت

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرۃ رضی
اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ان پر گیرو سے
رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے
آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف
کیا اور فرمایا واہ وا! ابوہریرہ کتان میں
ناک صاف کرتا ہے (پھر فرمایا) میں نے
دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ
مبارک کے درمیان غش کھائے ہوئے

Marfat.com

مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْئُ الْجَائِيُ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِيْ يُرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلْتُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ؟ فَقَالَ اَنْ يَّتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

گرا پڑا ہوں، ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ میں مجنون نہ تھا بلکہ وہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا البتہ جماعت کے ساتھ ضرور کھایا۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا کہ ضفف کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

## ب ۱۰

## موزہ مبارک

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادہ موزے تحفۃً بھیجے، آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

Marfat.com

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَھْدٰی دِحْیَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا وَ قَالَ اِسْرَآءِیْلَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَھُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَا یَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ ھُمَا اَمْ لَا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کیے، آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی (پیش کیا) آپ نے انہیں پہنا یہاں تک کہ وہ (پرانے ہو کر) پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا نہیں گیا تھا کہ وہ ذبح کیے ہوئے جانوروں کے ہیں یا نہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۱۱
## نعلین مبارک

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَیْفَ کَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھُمَا قِبَالَانِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے انہوں نے فرمایا کہ ان میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو پاپوش (جوتے) جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھلائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے)، راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْنِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا (کیا وجہ ہے) میں دیکھتا ہوں کہ آپ بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں

Marfat.com

لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَّيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا۔

ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی وہی نعلین پہننا پسند کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو دوہرے سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے، یا تو دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے اور ایک

Marfat.com

أَنْ يَأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْيَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ۔

جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَإِذَا انْزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے، پس دایاں، پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں رسے ابتداء، کو پسند فرماتے تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمٰنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

Marfat.com

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذِکْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۲
## انگوٹھی مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَکَانَ فَصُّہٗ حَبَشِیًّا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَکَانَ یَخْتِمُ بِہٖ وَلَا یَلْبَسُہٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَّفَصُّہٗ مِنْہُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا

Marfat.com

وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ۔

ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو، آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی) آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی (اب بھی) دیکھ رہا ہوں۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَّرَسُوْلُ سَطْرٌ وَّ "اللّٰهُ" سَطْرٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا، ایک سطر "محمد"، ایک سطر "رسول"، اور ایک سطر "اللہ"۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ لَهُمْ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهٗ فِضَّةٌ وَّنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دستِ مبارک میں رہی، پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔ اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهٖ۔

## باب ۱۳
## دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِي يَمِيْنِهٖ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابو رافع کو دائیں

Marfat.com

ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَیْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِی الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَ لَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوالصلت بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہی خیال ہے کہ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی

Marfat.com

يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ۔

پہننے تھے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُّعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے اور اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم) کے ہاتھ سے چاہ اریس میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا ۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِيْ يَمِيْنِهِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

Marfat.com

عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَسَارِہٖ وَھُوَ حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ اَیْضًا۔

ہیں کہ بلا شبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی، آپ اسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۴

## تلوار مبارک

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ کَانَ قَبِیْعَةُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا بنا ہوا تھا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً۔

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے، طالب (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنِيْفِيًّا۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ تلوار بنو حنیف (قبیلہ) کی تلواروں کی ساخت پر تھی۔

Marfat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۵
## زرہ مبارک

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زخموں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

Marfat.com

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## ب ۱۶
## خود مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ مِغْفَرٌ فَقِیْلَ لَہٗ ھٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے، آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَہٗ جَآءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا یہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا

Marfat.com

## بَابُ مَاجَاءَ فِی عِمَامَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۷ دستار مبارک

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی (فتح مکہ کے دن سرانور پر سیاہ عمامہ اور اس پر خود تھا۔ بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ عَلٰی رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِمَامَۃً سَوْدَاءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ۔

اور حضرت جعفر ہی سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ

• حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے، حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے، حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۱۸
## تہبند مبارک

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں دکھلانے کے لیے ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

Marfat.com

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ فَحَدَّثَتْ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ۔

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے پیچھے سے کہا اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور پھر کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے (میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے (میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے پھر میں نے دیکھا تو آپ کا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔

⁂ ⁂ ⁂

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاْتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِيْ

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ

Marfat.com

يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۱۹

## رفتار مبارک

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرۂ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا، گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی، ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

Marfat.com

أَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُّلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے اور فرمایا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو دیوں معلوم ہوتا، گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے۔ گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## ب ۲۰

## رومال مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال مبارک رکھتے تھے اور وہ کپڑا

Marfat.com

كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

تیل سے بھیگا ہوا ہوتا تھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۲۱
## نشست مبارک

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دو زانو بیٹھے دیکھا (آپ فرماتی ہیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر میں ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں پر پاؤں رکھ چت لیٹے ہوئے دیکھا (ایسی صورت میں ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ناجائز ہے)

عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ

حضرت ربیح اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں

Marfat.com

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ اِحْتَبٰى بِيَدَيْهِ -

انہوں (حضرت ابوسعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تُكَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ب ۲۲
## تکیہ مبارکہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ -

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے بھی کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایئے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں

Marfat.com

مُتَّكِئًا فَقَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی بھی۔ یا فرمایا جھوٹی بات راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْاَقْمَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

---

Marfat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِتِّكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى اُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اشْدُدْ بِهٰذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِيْ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ

## ب ۲۳

## تکیہ مبارک لگانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر زرد رنگ کی پٹی (لپٹی ہوئی) تھی، میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں! آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ دو! حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے

Marfat.com

فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ ۔

کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

## باب ۲۴

## طعام مبارک

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا ۔

حضرت کعب بن مالک کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ ۔

تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَاَيْتُهٗ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی، میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

## باب ۲۵

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ خُبْزِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جَو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی ایک روٹی بھی نہیں بچا کرتی تھی (یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَآءً وَّكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَّا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا، پس پوچھا گیا (حضرت سہل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں

مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُعَجِنُهٗ ۔

نہیں تھیں، پھر پوچھا گیا تم جَو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے، اس سے جو اڑنا ہوتا اُڑ جاتا، پھر ہم اسے پکا لیتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرَّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا (تو پھر) تم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ؟ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا

وَاللّٰہِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ۔

میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

٭ ٭ ٭

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا اَکَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ اِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## ب ۲۶
## سالن مبارک

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین سالن سرکہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ اچھے سالن یا اچھا سالن سرکہ ہے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرکہ بہترین سالن ہے۔

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا، حاضرین میں سے ایک آدمی دور

مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ ۔

ہٹ گیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جا، بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى ۔

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباریٰ (چکور) کا گوشت کھایا۔

عَنْ زَهْدَمِ نِ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِيْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلٰى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهٗ

حضرت زہدم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنی تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش

اَبُو مُوسٰى اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یَاْكُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَهٗ اَبَدًا۔

ہوگیا تو اس سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو جاؤ (اور کہا) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز (نجاست) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے اسے مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

عَنْ اَبِیْ اَسِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر (بھی) لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے

نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّآءُ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ اَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ فَاَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّآءَ يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا ۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم اس کے ذریعے کھانا زیادہ کرتے ہیں۔

❊ ❊ ❊

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا

يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّمَرَقًا فِيْهِ دُبَّآءٌ وَّقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ حَوَالَى الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ۔

کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا آپ کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور نمک لگا کر سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا

جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ۔ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهٗ قَدْ وَفٰى فَقَالَ لَهٗ اُقُصُّهٗ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصَّهٗ عَلٰى سِوَاكٍ۔

آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا، اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا کہ اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بد دعا نہیں)، راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک

رکھ کر کاٹ لو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِی الذِّرَاعِ وَکَانَ یُرٰی اَنَّ الْیَهُوْدَ سَمُّوْهُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا۔ صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ کو زہر دیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَکَانَ یُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهٗ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَمْ

حضرت ابوعبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی، آپ بازو پسند فرمایا کرتے تھے، میں نے آپ کو بازو دیا، پھر آپ نے فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے پیش کیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)

لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِى الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ۔

بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی بازو دو ہی تھے جو میں خدمتِ اقدس میں پیش کر دیے) اس پر آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو میرے (بار بار) مانگنے پر تو مجھے بازو پکڑائے (ہی) جاتا۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُ نُضْجًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت (ان کے اپنے خیال کے مطابق) زیادہ پسند نہ تھا لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت استعمال فرماتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے اس کی طرف رغبت فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

نے فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا کہ صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (روٹی اور گوشت کو ملا کر جو مجموعہ تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَلَى الطَّعَامِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ ثُمَّ رَاٰهُ اَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا (صرف ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے، اس لیے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے یا ویسے ہی تازہ وضو فرمایا) پھر (دوبارہ) دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا گوشت کھایا اور وضو نہیں فرمایا۔

* * *

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَفِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَمْرٍ وَّسَوِیْقٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے شادی) پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰی اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِیْ لَنَا طَعَامًا مِّمَّا كَانَ یُعْجِبُ

حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهُ، فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلٰى اِصْنَعِيْهِ قَالَ فَقَامَتْ فَاَخَذَتْ شَيْئًا مِّنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ زَيْتٍ وَّدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ اَكْلَهُ۔

علیہ وسلم کو پسند تھا اور آپ اسے شوق سے تناول فرماتے تھے، انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا؟ عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں۔ اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈیا میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا اور کچھ سیاہ مرچ اور مصالحے کوٹ کر ڈالے اور پھر یہ کھانا ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے تناول فرماتے تھے۔

٭ ٭ ٭

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهٗ شَاةً فَقَالَ كَاَنَّهُمْ عَلِمُوْا اَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ کرام) سے فرمایا گویا کہ یہ (گھر والے) جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔ اس حدیث میں اور واقعہ بھی ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِّنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ (انصاری عورت) آپ کی خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی، آپ نے اسے کھایا اور (دوبارہ) وضو کیے بغیر عصر کی نماز پڑھی۔

* * *

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَّلَنَا دَوَالٍ مُّعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے، ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی

وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهٗ أَوْفَقُ لَكَ۔

شروع کردیں، جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) (حضرت ام منذر کا بیان ہے) کہ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راویہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کو ملایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ یہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ أَعِنْدَكِ غَدَآءٌ فَأَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَآئِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں، تو آپ فرماتے ہیں نے روزے کی نیت کر لی۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے پہلے کی جا سکتی ہے

فَأَتَانَا يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ أُهْدِيَتْ لَنَا

پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کہیں سے، یہ تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کھجور کا حلوہ۔ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار ہوں پھر حلوہ تناول فرمایا۔

(ف) نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ إِدَامُ هٰذِهٖ فَأَكَلَ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ (کھجور) اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِی صِفَۃِ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ۔

## ۲۷ باب

## کھانے کے وقت وضو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ الطَّعَامُ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)، کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

وَعَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے (باہر) تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں؟

٭ ٭ ٭ ٭

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَرَاْتُ فِی التَّوْرٰۃِ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ

اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ۔

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ اِنَّا ذَكَرْنَا

(کھانا) کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے، یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

## باب ۲۸

## کھانے سے قبل اور بعد کے کلمات مبارکہ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا میں نے اول و آخر میں نہایت برکت والا کھانا (کبھی) نہیں دیکھا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہم نے کھانے وقت بسم اللہ پڑھی ہے (لیکن) پھر

اِسْمَ اللّٰہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ تَعَدّٰی مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطَانُ ۔

ایسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اوّلہ وآخرہ" یعنی میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالےٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ طَعَامٌ فَقَالَ اُدْنُ یَا بُنَیَّ فَسَمِّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا بیٹے قریب ہو جا! اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے

وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور مسلمان بنایا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَۃُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ فارغ ہو جاتے) تو فرماتے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جنہیں نہ چھوڑا جائے اور نہ ان سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الطَّعَامَ فِیْ سِتَّۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَجَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَکَلَہٗ بِلُقْمَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰی لَکَفَاکُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام (کی مجلس) میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور وہ (کھانا) دو لقموں میں کھا گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ۔ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

## باب ۲۹

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَدَحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيْظًا مُّضَبَّبًا بِحَدِيْدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لاکر دکھایا جس میں لوہے کے پتر سے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهٗ، وَالْمَآءَ وَالنَّبِيْذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی، نبیذ (جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں)، شہد اور دودھ پلایا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۰
## پھل کا استعمال

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ خربوزہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور تر کھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت

دَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما! ہمارے مدینہ، ہمارے صاع اور ہمارے مدّ میں برکت دے (صاع اور مدّ وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں) اے اللہ بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی دعا کرتا ہوں جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے کی اور اتنی مزید دعا (بھی) کرتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپ کسی چھوٹے جو سامنے نظر آنے والے بچے کو بلا کر وہ پھل دیتے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَّعَلَيْهِ اَجْرٌ مِّنْ قِثَّآءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں مجھے میرے چچا معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے، میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَاَتَيْتُهُ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حُلِيَّةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهٗ فَاَعْطَانِيْهِ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپکو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے، اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔

وَعَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَّاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِيْ مِلْأَ كَفِّهٖ حُلِيًّا اَوْ قَالَتْ ذَهَبًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی جس پر چھوٹی چھوٹی روئیں والے خربوزے تھے تو آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے زیورات دیے یا (راویہ نے کہا) سونا دیا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۱

## مشروبات مبارکہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى مَيْمُوْنَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِاِنَاءٍ
مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى
يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهٖ
فَقَالَ لِيَ الشُّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ
شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰى
سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا
فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِيْهِ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَمَنْ
سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا
مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ
يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
غَيْرُ اللَّبَنِ۔

رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، آپ دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، میں آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یہ دعا پڑھے کہ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے اچھا کھلا، اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ عطا کرے وہ یہ دعا مانگے، اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ عطا فرما، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی

Marfat.com

ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ) کفایت کرے۔

﷽ ﷽ ﷽

## بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَۃِ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۲ پانی کا استعمال

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَھُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا حالانکہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے پانی پیتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَقَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَۃَ قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) بِکُوْزٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّھُوَ فِی الرَّحْبَۃِ فَاَخَذَ مِنْہُ کَفًّا

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دار القضا میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا،

Marfat.com

فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا، پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا اِذَا شَرِبَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے، تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے، دو مرتبہ سانس لیتے۔

(ف) پانی کی کمی یا زیادتی کی بنا پر یا بیان جواز کے لیے کبھی ایسا کرتے ورنہ عادت مبارکہ تین مرتبہ سانس لینے ہی کی تھی، یا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے درمیان والے دو سانس مراد لیے، لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَآئِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، (وہ فرماتی ہیں کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا (کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا)

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا۔

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ وَقِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُم سلیم کے گھر تشریف لے گئے اور آپ نے لٹکے ہوئے

Marfat.com

يَشْرَبُ مِنْ فِيْ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا۔

ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا پھر حضرت ام سلیم نے کھڑے ہو کر مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہو کر پانی نوش فرماتے تھے۔

(ف) ضرورت کے تحت اور بیانِ جواز کے لیے آپ کبھی کبھی کھڑے ہو کر پانی پیتے ورنہ معمول بیٹھ کر پینے ہی کا تھا۔ (مترجم)

## ب ۳۳

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعَطُّرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## خوشبو مبارک

عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا۔

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُرَدُّ الطِّيْبُ وَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يُرَدُّ الطِّيْبُ ۔

فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَ الدُّهْنُ وَ الطِّيْبُ وَ اللَّبَنُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزوں کے لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے تکیہ، تیل و خوشبو اور دودھ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور مہک چھپی ہوئی ہو۔

عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ ۔

(خوشبو) دی جائے تو وہ اس کا انکار نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے آئی ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَلْقَى جَرِيْرٌ رِدَاءَهُ وَمَشَى فِيْ إِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُوْرَةً مِّنْ جَرِيْرٍ إِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں ہمیں جو خبر ملی ہے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں۔)

## بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۳۴ باب
## کلامِ مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

Marfat.com

اللہ عنہا قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ہذا ولکنہ یتکلم بکلام بین فصل یحفظہ من جلس الیہ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسی) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے حفظ کر لیتا تھا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعید الکلمۃ ثلاثا لتعقل عنہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ آپ سے سمجھی جا سکے۔

عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سألت خالی ہند بن ابی ہالۃ رضی اللہ عنہ وکان وصافا قلت صف لی منطق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیست لہ راحۃ طویل السکت لا یتکلم فی غیر حاجۃ یفتتح

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے تھے اور آپ کو کسی وقت بھی چین نہیں ہوتا تھا، آپ دیر تک خاموش رہتے اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہاء

Marfat.com

اَلْکَلَامَ وَیَخْتِمُہٗ بِاَشْدَاقِہٖ
وَیَتَکَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ
کَلَامُہٗ فَصْلٌ لَا فُضُوْلَ وَ
لَا تَقْصِیْرَ لَیْسَ بِالْجَافِیْ
وَالْمُھِیْنِ یُعَظِّمُ النِّعْمَۃَ
وَاِنْ دَقَّتْ لَا یَذُمُّ مِنْھَا
شَیْئًا غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ
یَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا یَمْدَحُہٗ
وَلَا تُغْضِبُہُ الدُّنْیَا وَ
لَا مَا کَانَ لَھَا فَاِذَا تُعُدِّیَ
الْحَقُّ لَمْ یَقُمْ لِغَضَبِہٖ
شَیْءٌ حَتّٰی یَنْتَصِرَ لَہٗ
لَا یَغْضَبُ لِنَفْسِہٖ وَلَا
یَنْتَصِرُ لَھَا اِذَا اَشَارَ اَشَارَ
بِکَفِّہٖ کُلِّھَا وَاِذَا تَعَجَّبَ
قَلَبَھَا وَاِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ
بِھَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِہِ الْیُمْنٰی
بَطْنَ اِبْھَامِہِ الْیُسْرٰی
وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَ
اَشَاحَ وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ
طَرْفَہٗ جُلُّ ضِحْکِہٖ

منہ بھر کر (واضح) ہوتی اور آپ جامع کلام فرماتے، آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم، آپ نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہوتی، آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے، کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف، آپ کو دنیا اور اس کا مال و متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا جب دکھیں، حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کرپاتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے، آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے، آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے، جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے، جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کنارہ کش ہو جاتے، جب خوش ہوتے تو

Marfat.com

التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِّثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

آنکھ مبارک بند فرما لیتے، آپ کی بڑی ہنسی مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہو جاتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ضِحْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۳۵
## تبسّم مبارک

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیوں میں کسی قدر باریکی تھی اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی، جب میں آپ کو دیکھتا تو آپ کی چشم ہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرمگیں معلوم ہوتیں۔

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد الحارث بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضِحْكُ رَسُوْلِ

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی مبارک صرف مسکراہٹ

Marfat.com

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہوتی تھی۔
اِلَّا تَبَسُّمًا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَاٰخِرُ رَجُلٍ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَتُخْبَأُ عَنْہُ کِبَارُھَا فَیُقَالُ لَہٗ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا کَذَا وَکَذَا وَھُوَ مُقِرٌّ لَا یُنْکِرُ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِھَا فَیُقَالُ اَعْطُوْہُ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ عَمِلَھَا حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا مَا اَرَاھَا ھٰھُنَا قَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اسے بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا، قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ کے دربار میں) کو لایا جائے گا حکم ہوگا کہ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں گے پھر اسے کہا جائے گا کہ کیا تو نے فلاں دن ایسا ایسا عمل کیا تھا؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (پر مواخذہ) سے ڈر رہا ہوگا پھر حکم ہوگا کہ اسے ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دو، وہ کہے گا کہ میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ہنس پڑے یہاں تک

Marfat.com

نَوَاجِذُهٗ۔

کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِكَ۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دگھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے مسکرا دیا کرتے۔

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دگھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے، تبسم فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهٗ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا، ایک آدمی سرینوں کے بل باہر آئے گا اسے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا دآپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا، جب دیکھے گا کہ

Marfat.com

فَيَجِدُوا النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا
الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ
الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ
الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ
فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ
تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ
لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ
وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا
قَالَ يَقُوْلُ اَتَسْخَرُ مِنِّيْ
وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ
حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ۔

لوگوں نے تمام جگہ پُر کرلی ہے تو واپس آکر عرض کرے گا کہ اے میرے رب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے اسے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا گذشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے؟ وہ کہے گا ہاں یا رب! کہا جائے گا تمنا کر (کچھ مانگ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا کہ تجھے وہ بھی ملے گا جو تو نے تمنا کی اور (اس کے علاوہ) دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ عرض کریگا (اے رب) کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) اتنا ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ
عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ
بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا
وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے پاس ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں

Marfat.com

قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلَاثًا وَاللّٰہُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَعْلَمُ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ پڑھی، جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا الحمدللہ پھر آپ نے فرمایا وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں، پھر آپ نے تین مرتبہ الحمدللہ اور تین بار اللہ اکبر پڑھا پھر کہا (اے اللہ) تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرائے (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیرالمومنین آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ مسکرائے (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے

أَحَدٌ غَيْرِيْ۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضِحْكُهٗ، قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهٗ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهٗ فَنَزَعَ لَهٗ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهٗ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

اے رب میرے گناہ بخش دے (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کی جنگ کے دن دیکھا کہ آپ (اتنے) ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ہنسی کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا اسے دے مارا (تیر) اس کی پیشانی پر لگا، وہ الٹا گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ پر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے

Marfat.com

بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قُلْتُ مِنْ أَيِّ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهِ بِالرَّجُلِ۔

والے دانت مبارک نظر آنے لگے ہیں (عامر بن سعد نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بہادرانہ کارنامے سے جو میں نے اس (کافر) مرد کے ساتھ کیا۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۳۶ ب
## خوش طبعی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو کانوں والے! حضرت محمود بن غیلان (راوی)، کہتے فرمایا کہ حضرت ابو اسامہ (راوی)، نے فرمایا کہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی فرماتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِأَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَآ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیری بلبل کو کیا ہوا؟

Marfat.com

اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ۔

(ابو عمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ از راہِ خوش طبعی دریافت فرمایا)

* * *

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا تُدَاعِبُنَا يَعْنِيْ تُمَازِحُنَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں (یعنی مزاح کے باوجود میں نے بات سچی ہی کی ہے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلُ النُّوْقُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ حضور صلی اللہ علیک وسلم نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ
زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَدِيَّةً مِّنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَآ أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ
حَاضِرُوْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ
وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَأَتَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ
فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَلَا يُبْصِرُهُ
فَقَالَ مَنْ هٰذَا أَرْسِلْنِي فَالْتَفَتَ
فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَالُوْا مَآ
أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ

فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جس کا نام زاہر تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا، جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ) وہ (بظاہر) بدصورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر) سامان بیچ رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اس طرح بغل گیر ہو گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے، انہوں نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے (اسی اثنا میں) مڑ کر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے، پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے (برکت کے لیے) ملنا شروع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

يَشْتَرِيْ هٰذَا الْعَبْدَ فَقَالَ
الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا
وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ
بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنْتَ عِنْدَ
اللّٰهِ غَالٍ۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ
عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ
اللّٰهَ أَنْ يُدْخِلَنِي
الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ
فُلَانٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا
يَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ
فَوَلَّتْ تَبْكِيْ فَقَالَ
أَخْبِرُوْهَا أَنَّهَا لَا
تَدْخُلُهَا وَهِيَ
عَجُوْزٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
يَقُوْلُ إِنَّا أَنْشَأْنٰهُنَّ

فرمانے لگے، اس غلام کو کون خریدتا ہے؟
حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں، یا یہ فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش قیمت ہو۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے، آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کو جا کر بتاؤ کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک ہم نے عورتوں کو ایک

Marfat.com

إِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا۔

خاص طریقے پر پیدا کیا اور پھر انہیں کنواریاں بنا دیا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## ۳۷ ب
## شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ ع وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے، اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے اجرت نہیں دی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ ابْنُ الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک کسی شاعر کے منہ سے نکلی ہوئی بہت سچی بات لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے کہ سن لو! اللہ تعالے کے سوا ہر چیز فانی ہے اور قریب ہے کہ امیہ بن ابوالصلت اسلام لے آئے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی

Marfat.com

سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ
اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ؎
هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالےٰ کے راستے میں پائی ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا عُمَارَةَ
فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلٰكِنْ سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ
هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَ
اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ ؎
اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا تم (جنگِ حنین) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ دھاگ گئے) کیونکہ وہ قبیلہ ہوازن کے تیروں کی زد میں آگئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اسکی لگام پکڑی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس (قول) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں

Marfat.com

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ مَکَّۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَآءِ
وَابْنُ رَوَاحَۃَ یَمْشِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ
وَھُوَ یَقُوْلُ ؎
خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ
اَلْیَوْمَ نَضْرِبْکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ
ضَرْبًا یُّزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ
وَیُذْھِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ
فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا
ابْنَ رَوَاحَۃَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
فِیْ حَرَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَقُوْلُ
شِعْرًا ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْہُ یَا عُمَرُ
فَلَھِیَ اَسْرَعُ فِیْھِمْ مِنْ نَّضْحِ
النَّبْلِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے ”اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو، بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیروں سے بھی زیادہ تیز لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَالَسْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے

أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ ۔

بھی زیادہ بیٹھا آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانۂ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِیْدٍ ۔

اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے "سن لو! اللہ تعالےٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِیَةٍ مِنْ قَوْلِ اُمَیَّةَ ابْنِ الصَّلْتِ كُلَّمَا اَنْشَدْتُهُ بَیْتًا قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهُ مِائَةً یَعْنِیْ بَیْتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ

حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا میں نے آپ کو امیہ بن صلت کے کلام سے ایک سو بیت سنائے، جب میں ایک بیت سنا لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے سو بیت سنائے (پھر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب تھا کہ وہ (امیہ بن صلت)

Marfat.com

كَانَ لِيُسْلِمُ۔

ایمان لاتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ اَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر کھڑے ہو کر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل فخریہ (کفار سے مدافعت کرتے ہوئے) بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

## ب ۳۸
## قصہ گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک

Marfat.com

ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيْثًا
فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَ
الْحَدِيْثُ حَدِيْثُ خُرَافَةَ
فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ
خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِّنْ عُذْرَةَ
اَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَمَكَثَ فِيْهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوْهُ
اِلَى الْاِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ
بِمَا رَاٰى فِيْهِمْ مِّنَ الْاَعَاجِيْبِ
فَقَالَ النَّاسُ حَدِيْثُ خُرَافَةَ ۔

(عجیب) قصہ سنایا، ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہوا (پھر خود ہی فرمایا) خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانہ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا، وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے، پھر لوگ (ہر عجیب بات کو) کہتے یہ تو خرافہ کی بات ہے۔

## حَدِيْثُ اُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ
اِحْدٰى عَشَرَةَ امْرَأَةً
فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ
اَلَّا يَكْتُمْنَ مِنْ
اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا
فَقَالَتِ الْاُوْلٰى
زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ

## ام زرع کی حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند دشوار گزار پہاڑی پر دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے، نہ تو وہ پہاڑ

Marfat.com

عَلٰی رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ
لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا
سَمِيْنٌ فَيُنْتَقٰى قَالَتِ
الثَّانِيَةُ زَوْجِيْ لَا
أُثِيْرُ خَبَرَهٗ إِنِّيْ أَخَافُ
أَنْ لَا أَذَرَهٗ إِنْ أَذْكُرْهُ
أَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ
قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيْ
الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ
أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ
أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ
زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ
لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا
مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ
قَالَتِ الْخَامِسَةُ
زَوْجِيْ إِنْ دَخَلَ فَهِدَ
وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ
وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ
قَالَتِ السَّادِسَةُ
زَوْجِيْ إِنْ أَكَلَ لَفَّ
وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ

اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جا سکے اور ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت سے لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند (ایسا ہے) کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ ہی نہ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابلِ بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند (بے تکا) لمبا ہے، اگر اس میں کچھ کہوں تو (مجھے) طلاق دے دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند مکہ مکرمہ کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے۔) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا باہر جائے تو شیر ہے، وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب

Marfat.com

وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ
وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ
لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ
السَّابِعَۃُ زَوْجِیْ
عَيَايَاءُ اَوْ غَيَايَاءُ
طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَّہٗ
دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ
اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ
قَالَتِ الثَّامِنَۃُ زَوْجِیْ
اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ
وَالرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ
التَّاسِعَۃُ زَوْجِیْ رَفِیْعُ
الْعِمَادِ عَظِیْمُ الرَّمَادِ
طَوِیْلُ النِّجَادِ قَرِیْبُ
الْبَیْتِ مِنَ النَّادِ
قَالَتِ الْعَاشِرَۃُ
زَوْجِیْ مَالِكٌ وَمَا
مَالِكٌ مَالِكٌ خَیْرٌ
مِنْ ذٰلِكَ لَہٗ اِبِلٌ
كَثِیْرَاتُ الْمُبَارِكِ
قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ

کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیے تو سب
چڑھ لیتا ہے، جب لیٹتا ہے تو کپڑا
خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے
میں ہاتھ ڈال کر (میرے) رنج و راحت
کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں
عورت نے کہا میرا خاوند سست ہے
(یا اس عورت نے کہا) ناکارہ بیوقوف
ہے، وہ ہر بیماری میں مبتلا ہے، یا تجھے
زخمی کر دے یا تیری ہڈی توڑ دے یا
تیرے لیے دونوں جمع کر دے (یعنی
وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں
عورت نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا
خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے
(نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ
زعفران کی طرح خوشبودار ہے، نویں
عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں
والا (عالی نسب) بہت بڑی راکھ والا
(سخی) لمبے پرتلے والا (دراز قد) اور
اس کا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے
(یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت نے
کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور

Marfat.com

إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ
الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ
عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ
وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ
مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ
مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَ
بَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ
نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ
غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي
فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ
وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ
أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَ
أَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَ
أَشْرَبُ فَأَتَقَمَّحُ أُمُّ
أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
عُكُومُهَا رِدَاحٌ وَبَيْتُهَا
فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ
ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ

کیسا مالک؟ وہ مالک اس (دنویں عورت
کے خاوند) سے بہتر ہے، وہ اونٹوں کا
مالک ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے
میں رہتے ہیں اور بہت کم چراگاہ میں
جاتے ہیں جب وہ (اونٹ) گانے
بجانے کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے
استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح
ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (یعنی یہ شخص
امیر بھی ہے اور مہمان نواز بھی) گیارہویں
عورت نے کہا کہ میرا خاوند ابوزرع ہے
اور ابوزرع کیسا ہے؟ اس نے
زیورات سے میرے کان ہلا دیے اور
چربی سے میرے بازو بھر دیے (خوب
کھلایا پلایا) اس نے مجھے خوش کیا تو
میں اپنے آپ سے خوش ہوئی، اس نے
مجھے تھوڑی سی بکریوں والوں (غریب
خاندان) میں پایا تو مجھے امیروں میں لے آیا
جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی
ہیں اور گاہنے والے بیل اور بھوسہ جدا کرنے
والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال) میں بات
کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا، جب میں

Marfat.com

أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ
أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ
كِسَائِهَا وَغَيْظُ
جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي
زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ
حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا
وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا
تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ
بَيْتَنَا تَعْشِيشًا
قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ
وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ
فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا
وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ
يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ
خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ
فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا
سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا
وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَ

سوتی ہوں تو صبح تک سوئی رہتی ہوں اور
پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی ہوں، ابو زرع
کی ماں بھی کیسی (باکمال) عورت ہے،
اس کے برتن بڑے بڑے ہیں اور
اس کا گھر کشادہ ہے۔ ابو زرع کے
بیٹے کی شان بھی عجیب ہے، اس کا پہلو کھجور
کی بے پھل ٹہنی کی طرح ہے اور اسے
بکری کے بچے کا صرف ایک بازو سیر
کر دیتا ہے۔ ابو زرع کی بیٹی بھی کیا ہی
(لائق تعریف) ہے، ماں باپ کی
فرمانبردار اور چادر کو بھرنے والی ہے
(موٹی تازی) اور اپنی ہمسایہ عورت
(سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابو زرع
کی لونڈی بھی کیا ہی (قابل ستائش)
ہے نہ ہمارے راز ظاہر کرتی ہے نہ ہمارا
غلہ چوری کرتی ہے اور نہ ہی ہمارے
گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے،
ام زرع نے کہا کہ ابو زرع گھر سے
نکلا، اس وقت دودھ کی مشکیں بلوئی
جا رہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا
جا رہا تھا) اس نے ایک عورت

Marfat.com

اَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا
وَّاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ
رَائِحَۃٍ زَوْجًا وَّقَالَ
کُلِیْ اُمَّ زَرْعٍ وَّ
مِیْرِیْ اَھْلَکِ فَلَوْ
جَمَعْتُ کُلَّ شَیْءٍ
اَعْطَانِیْہِ مَا بَلَغَ
اَصْغَرَ اٰنِیَۃِ اَبِیْ زَرْعٍ
قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ
اللہُ عَنْھَا فَقَالَ
لِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ
لَکِ کَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ
زَرْعٍ۔

---

سے ملاقات کی جس کے ساتھ (اس کے) چیتے کی طرح دو بچے اس کے پہلو میں دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد) ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور (پھر) میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کرلی جو گھوڑے پر سوار ہوتا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا (مقام خط، جو بحرین کی بندرگاہ کے پاس ہے کا نیزہ "خطی" کہلاتا ہے۔) اور سہ پہر کو وہ میرے پاس کثرت سے چوپائے لے آتا، اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع! تو خود بھی کھا اور اپنے اقارب کو بھی غلہ دے (اس کے باوجود) اگر میں اس کے دیے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو بھی ابوزرع کے چھوٹے سے چھوٹے برتن کے برابر نہ ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسا ابو زرع، ام زرع

Marfat.com

کے لیے تھا (یعنی نہایت شفیق اور مہربان)

## باب ۳۹

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## آرام فرمانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لیجاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (دربارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے کہ اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

Marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهٗ وَوَجْهَهٗ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رات کو بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں، جمع فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، اور سورۂ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا جسم پر پھیرتے اور ابتداء سر انور، چہرہ مبارکہ اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے اور تین مرتبہ ایسا کرتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوئے اور آپ نے معمولی خراٹے لیے اور (آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی خبر دی۔ آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (حالانکہ) آپ نے

Marfat.com

وضو نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں قصہ اور بھی ہے۔ (نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے) (مترجم)

---

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہمیں کافی ہے اور جس نے ٹھکانا دیا کیونکہ (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ جگہ دینے والا۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ وقت) پہلے اترتے تو (دائیں) کلائی کھڑی کرکے سر مبارک ہتھیلی مبارک پر رکھ لیتے۔

---

Marfat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

## باب

## عبادت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں میں ورم آگئے، عرض کیا گیا کہ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سبب آپ سے پہلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے ہیں، فرمایا کیا (پھر) میں اللہ کا شکر ادا نہ کروں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے۔ آپ سے عرض کیا گیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سبب پہلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے۔ آپ نے فرمایا تو کیا پھر میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ یُصَلِّیْ حَتّٰی یَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَیُقَالُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں (سب) کے گناہ بخش دیے آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ ثُمَّ یَقُوْمُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰی فِرَاشَهٗ فَاِذَا كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور سحری کے وقت وتر پڑھ کر بستر مبارک پر تشریف لے جاتے، اگر آپ کو (صحبت کی) رغبت ہوتی تو اپنی زوجہ

Marfat.com

عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ ۔

کے پاس تشریف لے جاتے، پھر جب اذان سنتے، فوراً کھڑے ہو جاتے، اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد ابو کریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے، آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی۔ نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں، پھر لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا، اور نماز شروع کر دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (بھی) اُٹھ کر

Marfat.com

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِىْ ثُمَّ اَخَذَ بِاُذُنِىَ الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔

آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا، پھر آپ نے کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی، حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ، پھر آپ نے وتر پڑھے (آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین وتر پڑھے) اور آرام فرما ہوئے پھر موذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اونگھ کے غلبہ کی وجہ سے رات کو نماز

Marfat.com

لم يصل بالليل منعه من ذلك النوم او غلبته عيناه صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة۔

(تہجد) نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

**عن** ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قام احدكم من الليل فليفتتح صلوته بركعتين خفيفتين۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

**عن** زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه انه قال لارمقن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوسدت عتبته او فسطاطه فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا، چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا (میں نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں پھر چار مرتبہ دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں، پھر آپ نے وتر پڑھے، اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

Marfat.com

رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيْدَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا، ام المومنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، (پہلے) چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھ، پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ اور دراز ہوتی تھیں پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن

Marfat.com

يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ۔

میرا دل نہیں سوتا۔

**عَنْ عَائِشَةَ** رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے، نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے، جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

**وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (کبھی کبھی) نو رکعتیں پڑھتے تھے۔

**عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَللهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے (حضرت حذیفہ نے) ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے نماز پڑھنی شروع کی تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے، پھر آپ نے

Marfat.com

قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ حَتّٰى قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَآئِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شُعْبَةُ الَّذِيْ شَكَّ فِي الْمَآئِدَةِ وَالْاَنْعَامِ۔

سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا۔ آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے، پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور "لربی الحمد" بار بار پڑھا، پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا، آپ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے، پھر سر انور اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ رب اغفرلی پڑھتے رہے پھر آپ نے سورۂ بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی، حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورۂ انعام۔

**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت

Marfat.com

بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً

بار بار تلاوت فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَآئِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قِيْلَ لَهٗ وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ کر لیا، پوچھا گیا آپ نے کیا ارادہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَآءَتِهٖ قَدْرَ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً فَقَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَآئِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قرارت فرماتے اور تیس چالیس آیات کا اندازہ قرارت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَّلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَءَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ۔

علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو شب کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر، جب آپ کھڑے کھڑے قراءت فرماتے تو اس کی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قراءت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی انداز سے کرتے۔

عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَۃِ وَیُرَتِّلُھَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْھَا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ) فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورت نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی (یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی کَانَ اَکْثَرُ صَلٰوتِہٖ وَھُوَ جَالِسٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفلی نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانۂ مبارکہ میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب صبح ہوتی اور موذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت نافع نے خفیفتین (ہلکی سی) بھی کہا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ قَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ وَلَمْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے (عاصم کہتے ہیں)

Marfat.com

ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى قَالَ فَقُلْنَا كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّ يُصَلِّىْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ النَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ۔

ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سورج ادھر (مشرق میں) اس طرح ہوتا جیسے عصر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر (مشرق میں) اس طرح ہوتا جیسے ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے، آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے، ہر دو رکعتوں کے درمیان (مقرب فرشتوں، انبیائے کرام اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر) سلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

## بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

## باب ۱۴۱
## نمازِ چاشت

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ

حضرت یزید رشک سے مروی ہے (وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذہ سے سنا، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، چار رکعتیں یا جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكْعَاتٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں اتنی مختصر پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو اس وقت کے علاوہ، یوں پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے رہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

شَفِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے (تو پڑھا کرتے تھے)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَ يَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی ترک نہیں فرمائیں گے اور (کبھی یوں) ترک فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب نہیں پڑھیں گے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْأَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت چار رکعت نماز پڑھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ہمیشہ زوالِ شمس کے وقت چار رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ سورج

Marfat.com

زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ
اَبْوَابَ السَّمَآءِ تُفْتَحُ عِنْدَ
زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ
حَتّٰی تُصَلَّی الظُّهْرُ فَاُحِبُّ
اَنْ يَّصْعَدَ لِیْ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ
خَيْرٌ قُلْتُ اَفِیْ كُلِّهِنَّ
قِرَآءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ
فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ
لَا ۔

ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میری کوئی بڑی نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے عرض کیا کیا ہر رکعت میں قراءت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پھر میں نے عرض کیا، کیا ان کے درمیان سلام ہے؟ (یعنی دو رکعتوں کے بعد) آپ نے فرمایا نہیں۔

* * *

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
السَّآئِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ
اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ
الظُّهْرِ وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ
تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ
فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِیْ فِيْهَا
عَمَلٌ صَالِحٌ ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعات (نفل) پڑھا کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر کو جائے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے

Marfat.com

عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيْهَا۔

پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

## بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

## باب ٤٢
## گھر میں نفل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے بارے میں) گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو (یعنی فرض نماز کے لیے مسجد میں جانا ضروری اور نفلی نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔

Marfat.com

## ۴۳ باب
## روزہ مبارک

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی اس قدر مسلسل) روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے رکھے ہی جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب) نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرَ مِنْهُ حَتّٰى نَرٰى اَنْ لَّا يُرِيْدَ اَنْ يَّصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا اَنْ رَاَيْتَهٗ مُصَلِّيًا وَّلَا نَآئِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ نَآئِمًا۔

کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا کہ شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے۔ یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرما ہی دیکھے گا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عبادت بھی فرماتے تھے اور آرام بھی)

---

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) مسلسل روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور (کبھی) مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے

Marfat.com

مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ۔

اور آپ نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی بھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا (آپ شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں مکمل روزے رکھتے تھے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے۔ (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اکثر پر کل کا حکم فرمایا۔)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے

Marfat.com

وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارکہ کا روزہ چھوڑتے۔

عَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ۔

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن دنوں میں چاہتے رکھ لیتے، کوئی دن مقرر نہیں تھا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیر وار اور جمعرات کو اعمال (اللہ تعالیٰ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں پس (اسی لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَیْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِیْسَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر کسی مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر وار کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَاءُ یَوْمًا یَصُوْمُهُ قُرَیْشٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِیَامِهِ فَلَمَّا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے، جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا

Marfat.com

افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةَ وَ تُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ مَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

(لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا، جس نے چاہا عاشورہ کا فرض روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا (یعنی عاشورہ کی فرضیت ختم ہو گئی۔)

**عَنْ** عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح (عبادت کی) طاقت رکھتا ہے۔

**عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے (اس وقت) میرے پاس ایک عورت تھی، آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ اَحَبَّ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ۔

بھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو، قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا (یعنی ثواب دینے میں) یہاں تک کہ تم (عمل سے) تنگ آجاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے تو زیادہ پسندیدہ ہے)

* * *

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ وَاُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِیْمَ عَلَیْہِ وَاِنْ قَلَّ۔

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا،

Marfat.com

وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ
تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ
فَقُمْتُ مَعَهٗ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ
الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ
اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ
عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ
رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ
قِيَامِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ
وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَ
الْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ
رُكُوْعِهٖ وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ
وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ
وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ اٰلِ عِمْرَانَ
ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ
مِثْلَ ذٰلِكَ۔

آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر
نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔
میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور
پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قرات شروع
کی، جب آپ کسی آیت رحمت پر
پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال
کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے
تو پناہ مانگتے، پھر آپ نے بقدر قیام
رکوع فرمایا اور پڑھا کہ حکومت، بادشاہت
بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے
پھر آپ نے بقدر رکوع سجدہ فرمایا اور
یہ پڑھا کہ حکومت، بادشاہت، بڑائی
اور عظمت والا (رب) پاک ہے پھر
آپ نے (دوسری رکعت میں) سورہ
آل عمران پڑھی پھر (تیسری رکعت میں)
سورۃ النساء اور (چوتھی رکعت میں)
سورۂ مائدہ، پھر (باقی رکعتوں میں)
آپ اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت
کی طرح رکوع و سجود ہوتا)۔

Marfat.com

## بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## ۴۴ باب
## قرارتِ مبارکہ

عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

حضرت یعلیٰ بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت مبارکہ کے بارے میں پوچھا، پس انہوں نے سناکہ ام المومنین رضی اللہ عنہا صاف صاف اور جدا جدا حروف (کی) قرارت بیان فرمانے لگیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے)

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ كَیْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ (حسب ضرورت حروف کو) کھینچ کر پڑھتے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے الحمد للہ رب العالمین، پھر وقفہ فرماتے اور پڑھتے الرحمٰن الرحیم

Marfat.com

ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔

پھر وقف فرماتے اور پڑھتے مٰلِکِ یوم الدّین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً ۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرات فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ دونوں طرح پڑھتے تھے، کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے، میں نے کہا اللہ تعالے تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِيْ ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے، بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالے

Marfat.com

مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِیَۃُ بْنُ قُرَّۃَ لَوْلَا اَنْ یَّجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَیَّ لَاَحْدَثْتُ لَکُمْ فِیْ ذٰلِکَ الصَّوْتِ اَوْقَالَ اللَّحْنِ۔

آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دے) آپ خوش آوازی سے قراءت فرماتے۔ عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں اسی آواز میں دیا کہا اسی لہجے میں) سنانا شروع کرتا۔

عَنْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْہِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَکَانَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْہِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَکَانَ لَا یُرَجِّعُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) خوبرو اور خوش آواز تھے اور آپ قراءت میں (ہمیشہ) خوش الحانی نہیں فرماتے تھے (یعنی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ کبھی کبھی آپ اسطرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَمَا یَسْمَعُ مَنْ فِی الْحُجْرَۃِ وَھُوَ فِی الْبَیْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت (اتنی بلند ہوتی کہ) صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے)

Marfat.com

## بَابُ مَا جَآءَ فِي بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۴۵
## گریہ مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَآءِ۔

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے جوش کی طرح رونے کی آواز آ رہی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن کریم آپ پر نازل ہوا؟ آپ نے فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں، میں نے سورہ نسا پڑھی اور جب میں وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا

Marfat.com

قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ

پر پہنچا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گرہن لگ گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اور اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے معلوم نہیں ہوتے تھے، پھر رکوع فرمایا (اور اتنا لمبا رکوع فرمایا کہ) سجدہ کرنے معلوم نہیں ہوتے تھے پھر نہایت لمبا قومہ کیا اور پھر سجدہ فرمایا اور کافی دیر تک سر نہ اٹھایا، پھر دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا جلسہ فرمایا (اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے کہ) اس سے سر مبارک اٹھاتے معلوم نہیں ہوتے تھے، سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار! کیا یہ تیرا وعدہ نہیں کہ

Marfat.com

لَا تُعَذِّبْهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْآ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔

جب تک میں ان میں ہوں، تو انکو عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ (امتی) بخشش مانگتے رہیں گے تو انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں۔ جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن ہوگیا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالے کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتا، جب ان کو گرہن ہو اللہ تعالے کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَّهٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَيْمَنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو، جو نزع کی حالت میں تھی، بغل میں لیا اور پھر اپنے سامنے رکھا (چنانچہ) وہ آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے)

Marfat.com

فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِيْ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ اَبْكِيْ اِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى۔

پڑیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے روتی ہے؟ ام یمن نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے؟ آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا، بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور مومن تو یقیناً ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے، بیشک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکالی جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ وَ عَيْنَاهُ تُهْرِقَانِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے (یا راوی نے) کہا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اِبْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَأَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ اَفِیْکُمْ رَجُلٌ لَّمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَا، قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِھَا۔

کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے، میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں ہوں۔ آپ نے فرمایا اترو! چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں دفن کیا)

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

## باب ۴۶
## بستر مبارک

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْہِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُہٗ لِیْفٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے (کوٹے ہوئے) بھرے ہوئے تھے۔

Marfat.com

**عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ** عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ وَ سُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نُثَنِّيْهِ ثِنْتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَّيْتَهُ اَرْبَعَ ثِنْيَاتٍ قَالَ اَوْطَأُ لَهُ فَثَنَّيْنَاهُ بِاَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے حجرہ مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ ام المومنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا (گدا) تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا جسے ہم دوہرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تہیں کر دوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زیادہ نرم ہوگا چنانچہ ہم نے اس کی چار تہیں کر دیں، صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا؟ (انہوں نے فرمایا کہ) ہم نے عرض کیا کہ بستر تو

Marfat.com

اِلَّا اَنَّا ثَنَّيْنَاهُ بِاَرْبَعِ ثِنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ اَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالِهِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهٗ مَنَعَتْنِیْ وَطَاءَتُهٗ صَلٰوتِیَ اللَّيْلَةَ۔

وہی تھا لیکن ہم نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں (کیونکہ) ہمارے خیال میں وہ آپ کے لیے زیادہ نرم ہے۔ آپ نے فرمایا اسے پہلی حالت پر کر دو کیونکہ اس کی نرمی نے مجھے رات کی نماز سے روکے رکھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ٤٧

## انکسار مبارک

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو (حد سے) بڑھایا بیشک میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِیْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِیْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) مجھے آپ سے ایک کام ہے، آپ نے فرمایا کہ تو

Marfat.com

فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتَ اَجْلِسْ اِلَيْكَ ۔

مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ، میں بھی وہاں بیٹھتا ہوں (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کردے۔)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرْضٰى وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَّخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِّنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ مِّنْ لِيْفٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے، جنازوں میں تشریف لے جاتے، دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے، جنگ بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پلان کھجور کی مونجھ کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْاِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو بھی، قبول فرما لیتے آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال فرمانے تک اس کو چھڑانے کے لیے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری

Marfat.com

کی شان تھی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر، جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا، حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! اس کو ایسا حج بنادے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی، جب صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا، آپ (ہند بن ابی ہالہ) حلیہ مبارکہ

Marfat.com

حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِيْ
اَنْ يَّصِفَ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا
فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخِمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ
وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ
بِطُوْلِهٖ قَالَ الْحَسَنُ
فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا
ثُمَّ حَدَّثْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ
قَدْ سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ فَسَأَلَهٗ
عَمَّا سَأَلْتُهٗ عَنْهُ وَوَجَدْتُهٗ
قَدْ سَأَلَ اَبَاهُ عَنْ
مَدْخَلِهٖ وَعَنْ مَخْرَجِهٖ
وَشَكْلِهٖ فَلَمْ يَدَعْ
مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ
اَبِيْ عَنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا اَوٰى

سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ذی شان، معزز تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا، پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کر دی (پوری حدیث پیچھے گزر چکی ہے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ عنہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا، اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں (اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ) انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے طور طریقوں کے بارے میں

Marfat.com

اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّءَ دُخُوْلَهٗ
ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءًا
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا
لِاَهْلِهٖ وَجُزْءًا لِنَفْسِهٖ
ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ
ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى
الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ
عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ
مِنْ سِيْرَتِهٖ فِيْ جُزْءِ
الْاُمَّةِ اِيْثَارُ اَهْلِ
الْفَضْلِ بِاِذْنِهٖ وَقَسْمُهٗ
عَلٰى قَدْرِ فَضْلِهِمْ
فِي الدِّيْنِ فَمِنْهُمْ
ذُوالْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ
ذُوالْحَاجَتَيْنِ وَمِنْهُمْ
ذُوالْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ
بِهِمْ وَيُشْغِلُهُمْ فِيْمَا
يُصْلِحُهُمْ وَالْاُمَّةَ مِنْ
مَسْاَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
اِخْبَارِهِمْ بِالَّذِيْ

پوچھ لیا ہے اور کوئی بات بھی (بلا تحقیق)
نہیں چھوڑی، امام حسین رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
تشریف لانے (کی کیفیت) کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر
تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت
کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے، ایک
حصہ اللہ تعالےٰ (کی عبادت) کے
لیے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی
ادائیگی) لیے اور ایک حصہ اپنی ذات
کے لیے، پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں
کے درمیان تقسیم فرماتے، پس (اپنے
فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے
عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے
کوئی چیز روک کر نہ رکھتے۔ امت کے
حصہ (وقت) میں آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ
علم و عمل والوں کو (گھر کے اندر آنے کی)
اجازت فرماتے اور ان کی دینی فضیلت کے
اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے، ان میں سے

Marfat.com

يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَ يَقُوْلُ
لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ
الْغَائِبَ وَ اَبْلِغُوْنِيْ
حَاجَةَ مَنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ
اِبْلَاغَهَا فَاِنَّهٗ مَنْ
اَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ
مَنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ اِبْلَاغَهَا
ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا يُذْكَرُ
عِنْدَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَا
يُقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرُهٗ
يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَّلَا
يَفْتَرِقُوْنَ اِلَّا عَنْ
ذَوَاقٍ وَّ يَخْرُجُوْنَ
اَدِلَّةً يَعْنِيْ عَلَى الْخَيْرِ
قَالَ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ
مَخْرَجِهٖ كَيْفَ كَانَ
يَصْنَعُ فِيْهِ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْزُنُ
لِسَانَهٗ فِيْمَا يَعْنِيْهِ

کسی کی ایک ضرورت ہوتی، کوئی دو ضرورتوں والا ہوتا اور کسی کی بہت سی ضرورتیں ہوتیں آپ ان (کی ضروریات) میں مشغول ہوتے اور ان کو ان کی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے حاضر کو غائب تک (سنے ہوئے مسائل) پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات کسی صاحبِ اختیار کے پاس پہنچاتا ہے تو اللہ تعالے قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا، آپ اس کے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے تھے، لوگ آپ کے پاس (علم وفضل) کی چاہت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم وفضل کے علاوہ) کھانا وغیرہ بھی

Marfat.com

وَ يُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ
وَ يُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ
قَوْمٍ وَ يُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ
وَ يُحَذِّرُ النَّاسَ وَ
يَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِّنْ
غَيْرِ اَنْ يَّطْوِيَ عَنْ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ بِشْرَهٗ وَلَا
خُلُقَهٗ وَ يَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهٗ
وَ يَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا
فِي النَّاسِ وَ يُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَ يُقَوِّيْهِ
وَ يُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَ
يُوَهِّيْهِ مُعْتَدِلُ الْاَمْرِ
غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَ لَا
يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ
يَّغْفُلُوْا اَوْ يَمَلُّوْا
لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهٗ
عَتَادٌ وَ لَا يُقَصِّرُ
عَنِ الْحَقِّ وَ لَا
يُجَاوِزُهُ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهٗ مِنَ النَّاسِ

کھا کر جاتے اور بھلائی کے رہنما بن کر جاتے
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
میں نے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے
جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو
آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے
لیے استعمال فرماتے، صحابہ کرام کو باہم
محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ ہونے
دیتے۔ آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی
عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر
کرتے، لوگوں کو (عذاب الٰہی کا) ڈر سناتے
اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے لیکن اس کے
باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش
اخلاقی سے پیش آتے، اپنے صحابہ کرام کے
حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے
حالات بھی دریافت فرماتے رہتے۔ آپ
اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے
برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل و کمزور کرتے
آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے اور
(صحابہ کرام سے) بے خبر نہ رہتے کہ کہیں

Marfat.com

خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ
عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً
وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ
مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ
مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً
قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ
وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى
ذِكْرٍ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى
قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ
يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ
وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي
كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيْبِهِ
لَا يَحْسِبُ جَلِيْسُهُ
أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ
مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ
فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ
صَابَرَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ
الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ

وہ غافل یا سست نہ ہو جائیں، آپ کے
پاس ہر حالت کے لیے مکمل سامان ہوتا
نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے
(یعنی حق پر رہتے) لوگوں میں سے بہترین
افراد آپ کے ہم نشین ہوتے جو لوگوں
کا زیادہ خیر خواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک
افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان
کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا، آپ کے
نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
ان سے (یعنی اپنے والد ماجد سے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے
اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، جب آپ کسی مجلس میں
تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی
تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی
فرماتے، ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے
(یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا
یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے
جب کوئی شخص آپ کے پاس بیٹھتا یا آپ سے

Marfat.com

سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ
يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُوْرٍ
مِّنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ
النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ
فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَّصَارُوْا
عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَآءً
مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ
وَّحَيَاءٍ وَّصَبْرٍ وَّأَمَانَةٍ
لَا تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَصْوَاتُ
وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ
وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتُهُ
مُتَعَادِلِيْنَ بَلْ كَانُوْا
يَتَفَاضَلُوْنَ فِيْهِ
بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِيْنَ
يُوَقِّرُوْنَ فِيْهِ
الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمُوْنَ
فِيْهِ الصَّغِيْرَ وَيُؤْثِرُوْنَ
ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُوْنَ
الْغَرِيْبَ ۔

گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ
اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ
کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ
اس کی ضرورت پوری فرماتے یا نرمی
سے جواب دے دیتے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن
اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے
لیے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں
کے حقوق آپ کے نزدیک برابر تھے
آپ کی مبارک مجلس، بردباری، حیاء صبر
اور امانت کی مجلس ہوتی تھی، نہ تو وہاں
آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی (معزز لوگوں
کی) عزتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس
مبارک کی غلطیاں (یعنی بالفرض اگر کسی
سے صادر ہو بھی جاتیں) پھیلائی نہیں
جاتی تھیں، اہلِ مجلس آپس میں برابر ہوتے
تھے (ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے
تھے) صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک
دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے (اہلِ مجلس
عاجزی کرتے، بڑوں کی عزت کرتے اور
چھوٹوں پر رحم کرتے، حاجت مندوں کو

Marfat.com

ترجیح دینے اور مسافر کے حقوق کا خیال رکھنے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کر لوں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو (بھی) قبول کر لوں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر (بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپ کی تواضع کا واضح ثبوت ہے)

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَاَقْعَدَنِیْ فِیْ حِجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِیْ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا (یعنی بچپن میں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ وَّ قَطِيْفَةٍ كُنَّا نَرٰى ثَمَنَهَا اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيْهَا وَلَا رِيَآءَ ۔

**وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ دُبَّآءُ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الدُّبَّآءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّصْنَعَ فِيْهِ دُبَّآءُ اِلَّا صُنِعَ ۔

**عَنْ** عَمْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ

نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی، حج فرمایا، جب اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لیے پکارتا ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) جس میں کدو (بھی) تھے، لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو لے لیکر کھانے (کیونکہ) آپ کدو پسند فرماتے تھے، حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لیے کھانا تیار کیا جاتے تو میں جہاں تک ممکن ہوتا، اس میں کدو ڈالتا ہوں۔

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے

Marfat.com

يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَ يَحْلِبُ شَاتَهٗ وَ يَخْدِمُ نَفْسَهٗ ۔

بارے میں پوچھا گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ انسانوں میں ایک انسان تھے، اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے، بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے (آپ نہایت پاکیزہ تھے اس کے باوجود جوئیں دیکھنا اس وجہ سے تھا کہ کہیں اور سے نہ لگ گئی ہو)

## باب ۴۸

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## اخلاقِ حسنہ

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا

حضرت خارجہ بن زید (بن ثابت) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا اور جب (آپ پر) وحی نازل ہوتی، مجھے بلا بھیجتے اور میں (وحی) لکھ لیتا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی

Marfat.com

مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلٰى اَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ وَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَوْ اَبُوْ بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُمَرُ؟ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ عُمَرُ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہو جاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہو جائے اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا ابوبکر، میں نے عرض کیا، میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب میں نے پوچھا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ؟ آپ نے فرمایا عثمان غنی، چونکہ میرے پوچھنے پر آنحضرت

Marfat.com

اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُثْمَانُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَصَدَقَنِيْ فَلَوَدِدْتُّ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ سَأَلْتُهٗ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی (اس لیے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لیے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَهٗ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهٗ لِمَ تَرَكْتَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَّلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَعِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہ فرمایا، نہ کسی کام کے کرنے پر فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسندیدہ اخلاق والے تھے آپ کے دستِ اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی، نہ تو ریشم ملا کپڑا نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

Marfat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ بِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ اَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهٗ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهٗ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس (کے کپڑوں) پر زعفران کا (کچھ) رنگ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسی بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لیے) جب وہ چلا گیا تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے اور نہ بہ تکلف فحش گو تھے (یونہی) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہ تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالے کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا اور آپ نے

Marfat.com

يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً ۔

نہ تو کسی خادم کو پیٹا اور نہ کسی عورت کو ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی کوئی شرعی حدود سے تجاوز کرتا)، تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جایا کرتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ لَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر (گھر) آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی۔ آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا برا بیٹا اور برا بھائی (ہے)، پھر آپ نے اجازت فرمائی اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت نرمی

Marfat.com

اللّٰہِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَہُ الْقَوْلَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ! اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ۔

سے گفتگو فرمائی، جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جسے لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ سِیْرَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جُلَسَائِہٖ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَہْلَ الْخُلُقِ لَیِّنَ الْجَانِبِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا صَخَّابٍ وَّلَا فَحَّاشٍ وَّلَا

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) سے، ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے نہ سخت دل، نہ چلانے والے، نہ بدگو نہ عیب جو اور نہ تنگی کرنے والے تھے، آپ جس چیز کی خواہش نہ رکھتے اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں کو مایوس نہ فرماتے اور نہ خود اس کی دعوت

Marfat.com

عَيَّابٍ وَّلَا مُشَّاحٍ
يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا
يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ
مِنْهُ وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ
قَدْ تَرَكَ نَفْسَهٗ مِنْ
ثَلَاثٍ اَلْمِرَآءِ وَالْاِكْبَارِ
وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ
النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ
كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا
وَّلَا يَعِيْبُهٗ وَلَا يَطْلُبُ
عَوْرَتَهٗ وَلَا يَتَكَلَّمُ
اِلَّا فِيْمَا رَجٰى ثَوَابَهٗ
وَاِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ
جُلَسَآؤُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى
رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ وَ
اِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا
يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ
الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ
عِنْدَهٗ اَنْصَتُوْا لَهٗ حَتّٰى
يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهٗ
حَدِيْثُ اَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ

قبول نہ فرماتے، آپ نے اپنے آپ کو تین
چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں
سے دور رکھا ہوا تھا اور تین (ہی) چیزوں
کو لوگوں سے بچا رکھتے یعنی نہ کو کسی کی
برائی کرتے، نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ
(ہی) کسی کا عیب تلاش کرتے، آپ
صرف وہی کلام کرتے جس میں ثواب کی
امید رکھتے جب آپ گفتگو فرماتے تو
آپ کے ہمنشین سر جھکا لیتے گویا ان کے
سروں پر پرندے (بیٹھے ہوئے) ہیں
اور جب آپ خاموش ہوجاتے تو وہ
(اہل مجلس) گفتگو کرتے اور وہ آپ کے
سامنے کسی بات پر نہ جھگڑتے اور جب
کوئی شخص آپ کے سامنے (آپ کی
اجازت سے) بات کرتا تو باقی لوگ
خاموش رہتے جب تک کہ وہ خاموش
نہ ہو جاتا، ان سب کی گفتگو آپ کے نزدیک
پہلے آدمی کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی (یعنی
سب کی گفتگو ایک طرح سماعت فرماتے)
جس بات سے باقی لوگ ہنستے۔ آپ بھی
تبسم فرماتے اور جس بات سے دوسرے

Marfat.com

مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ عَلَى الْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهٖ وَمَسْأَلَتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهٗ يَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَاَرْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَّلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهٗ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهٗ بِنَهْيٍ اَوْ قِيَامٍ۔

تعجب کرتے آپ بھی تعجب فرماتے کسی اجنبی آدمی کی (سوال کرنے میں) بدتمیزی اور بے باکی کو برداشت فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام پردیسی آدمیوں کو آپ کے پاس لے آتے تاکہ (ان کی بے تکلف گفتگو سے) وہ بھی فائدہ اٹھائیں، آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجت مند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے دے دیا کرو، آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے میں تعریف کرتا، آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (بھی) کسی چیز کے مانگنے پر لا (نہیں) نہیں فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور آپ کی

Marfat.com

أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ
أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ
حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرَئِيْلُ
فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَإِذَا
لَقِيَ جِبْرَئِيْلَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ
مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ
شَيْئًا لِغَدٍ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ
إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُّعْطِيَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَّلٰكِنِ
ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ
قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ
اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ

بہ سخاوت رمضان کے مہینے میں پہلے سے زیادہ ہوتی تھی، آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ ان کو قرآن پاک سناتے، جبریل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو میں ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالے نے طاقت سے بڑھ کر

Marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ ۔

مکلف نہیں بنایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے محتاجی کی فکر نہ کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ وَّاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِيْ مِلْاَ كَفِّهٖ حُلِيًّا وَّذَهَبًا ۔

حضرت معوذ بن عفرا کی صاحبزادی حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لیکر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

Marfat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَيَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۴۹
## حیاء مبارک

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَآءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں (بیٹھنے والی) کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے تھے۔

عَنْ مَّوْلٰى لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ اِلٰى فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک (آزاد کردہ) غلام سے روایت ہے، ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے (کبھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نظر نہیں کی، یا آپ نے فرمایا کہ میں نے (کبھی بھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حِجَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۰
## سنگی لگوانا

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُوْ طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ (غلام) سے سنگی لگوائی اور اس کے لیے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا، نیز آپ نے اس کے مالکوں سے سفارش کر کے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کروایا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا (فرمایا) تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِيْ فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں، میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک

Marfat.com

الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔

کے دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی اگر یہ (اجرت) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلٰثَةُ أَصْعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَّأَعْطَاهُ أَجْرَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور فرمایا کہ بتاؤ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے اس نے کہا تین صاع (ناپنے کا ایک آلہ ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے مالک سے سفارش فرما کر) ایک صاع کم کرا دیا اور پھر اسے اس کی اجرت (بھی) دے دی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سنگی لگوایا کرتے تھے۔

Marfat.com

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مَلَل میں بحالتِ احرام پاؤں کی پشت پر سنگی لگوائی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۵۱
## اسماءِ مبارکہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّ اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيَّ وَ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔

حضرت محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (والقاب) ہیں، میرا نام محمد ہے، احمد ہے اور میرا نام ماحی ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالےٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام حاشر ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر (میرے بعد) اٹھائے جائیں گے اور میرا نام عاقب (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ سے

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَاَنَا الْمُقَفّٰی وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِیُّ الْمَلَاحِمِ۔

ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں محمد اور احمد ہوں نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور (میں سب سے پیچھے آنے والا نبی ہوں اور خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا نبی ہوں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۵۲
## گزر اوقات

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَأُ بَطْنَہٗ۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں حاصل نہیں کرتے؟ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ سیر ہو جاتے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا اضطراری نہ تھا)

⁂ ⁂ ⁂

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

Marfat.com

عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَّا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَ الْمَاءُ۔

ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) ایک ایک مہینہ (گھر میں) آگ نہیں جلاتے تھے اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا (اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں)

عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر باندھے ہوئے ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم انور سے کپڑا اٹھا کر دو (باندھے ہوئے) پتھر دکھائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَّا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ آپ سے کوئی ملاقات کرتا تھا (یعنی آپ کا یہ معمول نہ تھا) (اسی اثناء میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے

Marfat.com

يَا اَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِيْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّآءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ اِنْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَآءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَآءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہوں، اور (اس لیے تاکہ) آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) بھوک کی وجہ سے آیا ہوں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی کچھ بھوک محسوس کی ہے پھر (تینوں حضرات) حضرت ابو الہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، حضرت ابو الہیثم بہت سی کھجوروں، درختوں اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا، حضرت ابو الہیثم (اس وقت) گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے

Marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعَدِّيهِ
بِأَبِيْهِ وَأُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ
إِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ
بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلٰى
نَخْلَةٍ فَجَآءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا
مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللهِ! (صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ
وَسَلَّمَ) إِنِّيْ أَرَدْتُّ أَنْ
تَخْتَارُوْا أَوْ تَخَيَّرُوْا مِنْ
رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَأَكَلُوْا
وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ
تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ظِلٌّ بَارِدٌ وَّرُطَبٌ طَيِّبٌ وَّمَآءٌ
بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ
لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ

میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد
حضرت ابوالہیثم تشریف لے آئے، آپ
کے پاس ایک مشک تھی جسے آپ بمشکل
اٹھائے ہوئے تھے، آتے ہی (پانی رکھ کر)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے
اور عرض کرنے لگے میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہوں، پھر ان (تینوں حضرات)
کو اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے
لیے فرش (کمبل وغیرہ) بچھایا، پھر گئے
اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لاکر حاضر کر دیا،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان
میں سے ہمارے لیے پختہ کھجوریں چن کر کیوں
نہیں لایا؟ انہوں نے عرض کیا یارسول
اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے چاہا
کہ آپ خود حسب مرضی پختہ یا کچی منتخب
فرمالیں، پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں
کھائیں اور (اس پانی میں سے پیا (جو وہ
لائے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ
وعمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں
سے ہیں جن کے بارے میں قیامت

Marfat.com

لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ
عَنَاقًا اَوْجَدْيًا فَاَتَاهُمْ
بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا
قَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ
فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ
لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ
اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ
مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ)
اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ
هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ
وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا
فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى امْرَاَتِهٖ
فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ

کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم (گھر) تشریف لے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ ذبح کیا پھر مہمانوں نے کھانا کھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا (پھر کچھ عرصہ بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہ تھا، حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک پسند کر لو، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمائیں (اس پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جس آدمی سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے، تو اس (غلام) کو لے جا۔

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ حَقِّ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِأَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

---

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تجھے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، پھر حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے جو حقوق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورا نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا کہ وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملنے پر) فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لیے دو باطنی مشیر مقرر کیے ہیں ایک (باطنی) مشیر اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور ایک (باطنی) مشیر تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا (اس لیے) جو شخص بُرے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

Marfat.com

أَبِي وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا حَتَّى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہوں، میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں، ہم صرف درختوں کے پتے اور خار دار درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک قضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب قبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

---

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ أَبِي الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ اور شویس (ابو رقاد) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

Marfat.com

عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَقَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِيْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا

نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو (تو وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب مربد (جہاں اب بصرہ کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم و سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور جب (دجلہ کے) چھوٹے پل کے برابر پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا) راوی نے کہا کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پہلے) سات (مسلمانوں) میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف درختوں کے پتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے

Marfat.com

مِنْ اُولٰٓئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَآءَ بَعْدَنَا۔

پھر مجھے ایک دگری ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کرلیا (اور اب) ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کرلوگے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ لَّيْلَةٍ وَّيَوْمٍ وَّمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بے شک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھائے صرف اتنی چیز جسے حضرت بلال بغل میں لے لیں (یعنی تھوڑی سی چیز)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهٗ غَدَآءٌ وَلَا عَشَآءٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوئے مگر ہاں جب (ضفف) اجتماع ہو، حضرت عبداللہ

Marfat.com

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْاَيْدِيْ۔

کہتے ہیں کہ بعض اہل لغت کے نزدیک ضفف سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهٗ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُوْتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَّلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا۔

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے ہم مجلس تھے اور وہ بہترین ہم نشین تھے، ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہوئے تو غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا، جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے، میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں رو دیئے؟ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی روٹی (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی، پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوشحالی) کے لیے پیچھے چھوڑ گئے ہیں وہ ہمارے لیے بہتر ہے۔

❊

Marfat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۵۳
## عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ وَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ برس کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ ۔

فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ۶۵ برس کی عمر میں ہوا، (انہوں نے پیدائش اور وصال کے سال کا اعتبار کیا ہے ورنہ آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال ہی تھی)

عَنْ دَغْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً ۔

حضرت دغل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۶۵ برس تھی۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ عَشَرَ سِنِيْنَ

حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور رنگ مبارک نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا، آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت فرمایا پھر دس سال مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ طیبہ

Marfat.com

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَّلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

میں اور پھر ساٹھ برس کی عمر میں آپ کا وصال مبارک ہو گیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا ورنہ عمر مبارک ۶۳ برس ہی تھی) اور (وصال کے وقت) آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۴
## وصال مبارک

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَادَ النَّاسُ اَنْ يَّضْطَرِبُوْا فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْبَكْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آخری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (کھڑکی سے) پردہ ہٹایا، میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا (تو ایسا معلوم ہوا) کہ گویا قرآن پاک کا ایک ورق ہے، اس وقت صحابہ کرام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، قریب تھا کہ لوگوں میں اضطراب پیدا ہو جاتا اتنے میں آپ نے لوگوں کو (اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا حضرت

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَؤُمُّھُمْ وَ اَلْقَی السِّجْفَ وَ تُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اور اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہوگیا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کُنْتُ مُسْنِدَۃً النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِیْ اَوْ قَالَتْ اِلٰی حِجْرِیْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِیَبُوْلَ فِیْہِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں یا (آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا، آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا پھر کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے، آپ کا وصال ہوگیا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَہٗ قَدَحٌ فِیْہِ مَاءٌ وَھُوَ یُدْخِلُ یَدَہٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ یَمْسَحُ وَجْھَہٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْکَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا، آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرہ انور پر ملتے۔ پھر آپ نے دعا مانگی کہ اے اللہ! موت کی سختیوں پر یا (آپ نے فرمایا) موت کی بیہوشیوں پر میری مدد فرما۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَا اَغْبِطُ اَحَدًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں آتا

Marfat.com

بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال (کے وقت) کی تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اُدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا (اس پر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ نے اپنا منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان

Marfat.com

عَلٰی سَاعِدَیْہِ وَقَالَ وَانَبِیَّاہُ، وَاصَفِیَّاہُ! وَاخَلِیْلَاہُ۔

اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست (صلی اللہ علیک وسلم)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْھَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا مِنَ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوارِ نبوت سے) ہر شے روشن ہوگئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ابھی ہم نے (مرقدِ انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہ تھے اور تدفین ہی میں مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوئی (شدتِ غم کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن

Marfat.com

يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ وَ دُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهٗ سَمِعَ صَوْتَ الْمَسَاحِیْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ۔

اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا، سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی ۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا اور منگل کو تدفین ہوئی ۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَاَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ لوگوں کو نماز

Marfat.com

اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ
اَوْ قَالَ بِالنَّاسِ ثُمَّ
اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ
فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ
قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوْا
بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَ
مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ
بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنَّ
اَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا
قَامَ ذٰلِكَ الْمَقَامَ
بَكٰى فَلَا يَسْتَطِيْعُ فَلَوْ
اَمَرْتَ غَيْرَهٗ قَالَ
ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ
فَقَالَ مُرُوْا بِلَالًا
فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا اَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ثُمَّ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ
خِفَّةً فَقَالَ اُنْظُرُوْا
اِلٰى مَنْ اَتَّكِئُ عَلَيْهِ

پڑھائیں، پھر آپ پر (دوبارہ) غشی طاری ہوگئی
پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا نماز کا
وقت ہوگیا ہے، حاضرین نے جواب
دیا ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
آپ نے فرمایا حضرت بلال سے کہو کہ
اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر سے کہو
کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (اس پر)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض
کیا میرے والد نرم دل ہیں، جب وہ
اس مقام (مقام حضور) پر کھڑے
ہوں گے تو رو پڑیں گے اور نماز نہیں
پڑھا سکیں گے، کیا اچھا ہوتا آپ
کسی اور کو حکم فرما دیتے۔ پھر آپ پر
غشی طاری ہوگئی (جب افاقہ ہوا تو
پھر فرمایا بلال سے کہو کہ اذان پڑھیں
اور ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں، تم
(ازواج مطہرات) یوسف علیہ السلام
والی عورتوں کی مثل ہو، راوی کہتے ہیں
پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے
اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کو بتلایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی

Marfat.com

فَجَاءَتْ بَرِيرَةُ وَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ يَنْكُصُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ اَنْ يَّثْبُتَ مَكَانَهٗ حَتّٰى قَضٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَّذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِسَيْفِيْ هٰذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ اُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهٗ فَاَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوْا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں، چنانچہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سن لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا (اس لیے) لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر

Marfat.com

إِلَى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَادْعُهُ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي
الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهُ اَبْكِيْ
دَهِشًا فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ
لِيْ اَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ لَا اَسْمَعُ
اَحَدًا يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُبِضَ اِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ
هٰذَا فَقَالَ انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجَاءَ
هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ
دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ
اَفْرِجُوْا لِيْ فَاَفْرَجُوْا
لَهُ فَجَاءَ حَتّٰى اَكَبَّ

اس بات سے رک گئے، پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت آپ مسجد میں تھے، میں حیرانی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا، اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے، آپ نے فرمایا اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر جھکتے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ
مَيِّتُوْنَ ثُمَّ قَالُوْا يَا
صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَعَمْ فَعَلِمُوْا اَنْ قَدْ
صَدَقَ قَالُوْا يَا صَاحِبَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُصَلِّيْ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
نَعَمْ قَالُوْا وَكَيْفَ
قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ
فَيُكَبِّرُوْنَ وَيَدْعُوْنَ
ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ ثُمَّ
يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُوْنَ
وَيُصَلُّوْنَ وَيَدْعُوْنَ
ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى
يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوْا

ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ نے آیت پڑھی
کہ بے شک آپ بھی وصال فرمانے
والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں،
پھر صحابہ کرام نے کہا اے رسول اللہ!
صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا ہے؟
آپ نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہیں معلوم
ہوگیا کہ آپ نے سچی بات کی ہے پھر
انہوں نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے یار غار! کیا ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھیں؟
آپ نے فرمایا ہاں! پوچھا کیسے؟ آپ نے
فرمایا ایک جماعت (اندر) داخل ہو اور
تکبیریں کہے، دعا کرے، درود شریف
پڑھے اور باہر آجائے پھر دوسری جماعت
داخل ہو، تکبیریں کہے، دعا کرے، درود
شریف پڑھے اور باہر آجائے یہاں تک
کہ سب لوگ فارغ ہو جائیں پھر صحابہ
کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دفن کیا جائے گا؟ آپ نے

Marfat.com

يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُدْفَنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوْا اَيْنَ
قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ
قَبَضَ اللّٰهُ فِيْهِ رُوْحَهٗ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْبِضْ
رُوْحَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ
يَقْبِضْ رُوْحَهٗ اِلَّا فِيْ
مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوْا
اَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ
اَمَرَهُمْ اَنْ يَّغْسِلَهٗ
بَنُوْا اَبِيْهِ وَاجْتَمَعَ
الْمُهَاجِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ
فَقَالُوْا انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى
اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ
نُدْخِلُهُمْ مَّعَنَا فِيْ هٰذَا
الْاَمْرِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ
مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالےٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض فرمایا، کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی روح مبارک پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے. چنانچہ صحابہ کرام کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی خاص برادری والے غسل دیں۔ ادھر مہاجرین جمع ہو کر خلافت کے بارے میں مشورے کرنے لگے، پھر مہاجرین نے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں اجب وہاں گئے تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تین صفات کس شخص میں ہیں (جو اس آیہ قرآنی میں مذکور ہیں کہ) وہ دو میں سے دوسرے تھے جب وہ دونوں غار میں تھے، جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کر بے شک اللہ

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَّهٗ
مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلَاثِ ثَانِيَ
اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا
تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ
يَدَهٗ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ
النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً
جَمِيْلَةً ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ
مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ
بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ
مِنْ اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهٗ
قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ
مِنْهُ اَحَدًا اَلْوَفَاةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

ہمارے ساتھ ہے، پھر فرمایا وہ دو کون ہیں (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) راوی نے کہا کہ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہاتھ بڑھایا اور ان (حضرت صدیق اکبر) سے بیعت کی پس لوگوں نے (بھی آپ کے ہاتھ پر بغیر کسی نزاع کے) نہایت عمدہ اور اچھی بیعت کی (اور آپ کو خلیفہ تسلیم کر لیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی) تکلیف (جو عین منشائے الٰہی تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! (یعنی آپکو کس قدر تکلیف ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، تیرے والد (ماجد) کے پاس وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں، اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

Marfat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ صابر و شاکر ہوں اسے اللہ تعالےٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک نابالغ بچہ مر جائے (تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا ہاں جس کا ایک بچہ فوت ہو (وہ بھی جنتی ہے) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ کی امت میں سے جس کا ایک بچہ بھی فوت نہ ہوا ہو، آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعہ نجات ہوں، انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچتی جتنی مجھے پہنچتی ہے۔

* * *

## باب ۵۵

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## وراثت

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت جویریہ (ام المومنین حضرت عائشہ

لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهٗ وَبَغْلَتَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا، فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہِ خدا میں) صدقہ کر دیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ مَنْ يَّرِثُكَ فَقَالَ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ فَقَالَتْ مَا لِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنِّیْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا (امیر المومنین) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتونِ جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا (یعنی نبی کا مال وراثت نہیں ہوتا) پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبر گیری کرتا رہوں گا جس کی

Marfat.com

يُنْفِقُ عَلَيْهِ۔

عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) يَخْتَصِمَانِ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَنْتَ كَذَا اَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ اِلَّا مَا اَطْعَمَهٗ اِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

خبرگیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے، دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے تو ایسا ہے (اس پر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو) کھلایا پلایا، بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، اس حدیث میں اور واقعہ بھی ہے۔

* * * *

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے، میں اپنی ازواج مطہرات کے اخراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ وَّطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوا (اسی اثنا میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے، ان (حاضرین صحابہ کرام) سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں، صدقہ ہے، انہوں نے جواب دیا اے اللہ! ہاں (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے ہیں مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۵۶
## خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِیْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا، یا (راوی کو شک ہے کہ یہ فرمایا) میری شبیہ نہیں بن سکتا۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ ِالْاَشْجَعِیْ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ۔

حضرت ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُنِیْ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ بِهٖ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتہً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا ہم صورت نہیں بن سکتا (حضرت عاصم کہتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَاَيْتُهٗ فَذَكَرْتُهٗ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَشْبَهُهٗ۔

حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے مشابہ پایا ہے (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تصدیق کی کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عَنْ يَزِيْدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا (اس لیے) جس نے بھی مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

Marfat.com

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِيْ فَمَنْ رَّاٰنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِيْ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَى الْبَيَاضِ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضِّحْكِ جَمِيْلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ قَدْ مَلَاَتْ لِحْيَتُهٗ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ قَدْ مَلَاَتْ نَحْرَهٗ قَالَ عَوْفٌ فَلَا اَدْرِيْ مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَاَيْتَهٗ فِي الْيَقْظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ اَنْ تَنْعَتَهٗ فَوْقَ هٰذَا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ

نے فرمایا، کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں بیان کرتا ہوں، اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا، نہ بہت فربہ اور نہ بہت پتلا، نہ بہت لمبا اور نہ بہت پست، گندم گوں سفیدی مائل رنگ، سرگیں آنکھیں، دل پسند مسکراہٹ خوشنما کناروں والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پُر کرنے والی ڈاڑھی، حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان کر سکتے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھیک یہی حلیہ مبارک تھا)

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ

Marfat.com

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ یَعْنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا)

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ قَالَ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتہً مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا اور (یہ بھی) فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ اِذَا ابْتُلِیْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْاَثَرِ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث پاک کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ھٰذَا

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ احادیث مبارکہ

Marfat.com

اَلْحَدِیْثُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ۔

دین ہیں، پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو (یعنی دیندار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی نہایت ضروری ہے)

---

تَمَّ الْکِتَابُ بِحَمْدِ اللّٰہِ الْوَھَّابِ

کتبہ:۔ محمد نعیم کیلانی

Marfat.com

# تذکرہ

## سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

# بہجۃ الاسرار

مصنّف

امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی

متوفی ۷۰۳ھ / ۱۳۰۴ء

مترجم

مولانا حافظ پروفیسر سیّد احمد علی شاہ چشتی، بٹالوی


پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور

042-7352795 - 7124354

پروگریسو بکس


Marfat.com

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت

# ہشت بہشت

مصنفین

انیس الارواح ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی

دلیل العارفین ملفوظات خواجہ معین الدین اجمیری

فوائد السالکین ملفوظات قطب الدین بختیار کاکی

راحت القلوب ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر

اسرار الاولیاء ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر

فوائد الفواد ملفوظات محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء

راحت المحبین ملفوظات محبوب الٰہی نظام الدین

مفتاح العاشقین ملفوظات محمد نصیر الدین چراغ دہلوی

رحمۃ اللہ علیہم

مترجم

عنصر صابری

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار ۔ لاہور

042-7352795 - 7124354

پروگریسو بکس

Marfat.com

باسمہٖ ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ہزار سے زائد احادیث نبویہ،
آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور مسائل فقہ
حنفی پر مشتمل اولین
مجموعہ

# موطا امام محمد علیہ الرحمہ

عربی اردو

تالیف

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ محمد یسین قصوری نقشبندی

ایم اے علوم اسلامیہ . فاضل عربی

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ اردو بازار ۰ لاہور
042-7352795 - 7124354
پروگریسو بکس

Marfat.com

Marfat.com

ہمارے ہاں مذہبی و دینی اور عارفانہ کلام کی خوبصورت ترین کتابیں دستیاب ہیں

آج ہی آئیں اور اپنی مطلوبہ کتب خرید فرمائیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں، مولانا محمد صدیق ہزاروی

بہجۃ الاسرار (امام ابوالحسن السطنوفی الشافعی)

فتوح الغیب (حضرت سید عبدالقادر جیلانی)

ہشت بہشت، مجموعہ خواجگان چشت اہل بہشت

کلام باہو، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کلام بلھے شاہ، حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

کلام خواجہ غلام فرید، خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف

کلام شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ شاہ حسین

کلام بابا فرید، حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

تجلیات اعتکاف، مولانا محمد صدیق ہزاروی

قرآنی تعلیم (جلد اول و دوم) مولانا عبدالواجد قادری

قرآنی علوم، مولانا عبدالواجد قادری

بزم اولیاء، مولانا بدر القادری مصباحی

زلف و زنجیر، علامہ ارشد القادری

زیر و زبر، علامہ ارشد القادری

تبلیغی جماعت، علامہ ارشد القادری

زلزلہ، علامہ ارشد القادری

نقش کربلا، علامہ ارشد القادری

پروگریسو بکس ○ ۴۰ بی اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com